

## Respected Urdu Lover,

### Greetings and Welcome,

Our mission is to upload 1,001 Free Urdu Novels by 2010. You can help us by

- (1) Composing some pages of the upcoming Novels
- (2) Emailing this Novel to your 50 friends.

For more details please visit now: [www.1001Fun.com](http://www.1001Fun.com)

:: Our Special Thanks to ::

[www.OneUrdu.com](http://www.OneUrdu.com)

[www.PakStudy.com](http://www.PakStudy.com)

[www.UrduArticles.com](http://www.UrduArticles.com)

[www.UrduCL.com](http://www.UrduCL.com)

[www.NayabSoftware.com](http://www.NayabSoftware.com)

## اردو پسندوں کو آداب اور خوش آمدید

ہمارا مشن دو ہزار دس (2010) تک ایک ہزار ایک (1,001) مفت اردو ناول آن لائن کرنے کا ہے۔ آپ اردو سے محبت کے اس مقدس مشن میں ہمارے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ ﴿1﴾ آئندہ ناول کے چند صفحات کی کمپوزنگ کر کے ﴿2﴾ یہ ناول اپنے پیاس (50) دوستوں کو ای میل کر کے ﴿2﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ کیجیے۔

[www.1001Fun.com](http://www.1001Fun.com)

تاریخ آغاز: 28 05 2008  
by: theproactiveproduction.

# قبر اور خنجر

از

ابن صفی

اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اور پھر فلٹ کی بوچھاریں اکا دکا دیواروں پر ارے لگا۔ انک اس کا ہاتھ دیوار سے دروازے کی طرف مڑ گیا اور فلٹ کی بچھاڑ اس کے نوکر سلمان پڑ پر گئی۔ جو دروازے میں داخل ہو رہا تھا

شاید اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے بوچھاڑ اسے اپنے حلق میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ کھانس کر تھوکنے لگا۔

ارے۔۔۔۔۔ چہاس نے پچکاری میز پر پھینک کر سلمان کی پیٹھ ٹھونکنی شروع کر دی پھر بولا۔ ٹھوٹھو

دوسرے ہی لمحے میں اس نے بڑی پھرتی سے کاغذ کی ایک بتی بنائی اور سلمان کے سر کو پکڑ کر اس کے ناک میں بتی کرنے لگا۔۔۔ اب اس بیچارے پر چھینکوں کا دوڑہ پڑ گیا۔

یہ کیا صاحب۔۔۔۔۔ ارے میرا۔۔۔۔۔ آچھیں آچھیں

نگلی کہ نہیں عمران نے بڑی سنجیدگی سے فرش پر کچھ تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔

کیا نگلی

مکھی عمران سر ہلا کر بولا۔

آپ نے میرے حلق میں فلٹ مارا تھا۔

مکھی تھی سلمان کے بچے۔۔۔۔۔ مکھی

میرے حلق میں سلمان نے بسور کر پوچھا۔

## ناول کا آغاز

عمران کی زندگی میں شاید کوئی لمحہ ایسا آیا ہو جب اس نے اپنے آپ کو بیکار محسوس کیا ہو ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے کی عادت۔ عادت نہیں ضرورت کہلاتی بعض آدمیوں کا اعصابی نضام ہی کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ حرکت کے بغیر انہیں سکون نہیں ملتا۔ سکون سے زیادہ بہتر لفظ تسکین ہو سکتا ہے لہذا ایسے آدمیوں سے کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت کو عادت نہیں بلکہ ضرورت کہیں گے

عمران کو اس وقت کوئی کام نہیں تھا اس تو مکھیوں کے پیچھے پڑ گیا تھا اس کے ہاتھ میں فلٹ کی پچکاری تھی اور وہ دیوار پر بیٹھی ہوئی مکھیوں پر تاک تاک کر نشانے لگا رہا تھا۔

اچانک فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے جھنک مین فلٹ کی دو چار بوچھاریں ٹیلی فون پر بھی دے ماریں پھر ریسیور اٹھا کر مردہ سدی آواز میں بولا۔ ہیلو۔

ہیلو۔۔۔۔۔ ڈار۔۔۔۔۔ لنگدوسری طرف سے بڑی سریلی سی آواز آیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ وہی لڑکی تھی جو اکثر اسے فون پر چھیڑتی تھی۔ عمران نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ کہاں رہتی ہے۔۔۔ اور اس کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔

ہیلو ڈیرسٹ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پھر آواز آئی۔

رانگ نمبر پلیز عمران نے بڑا سا منہ بنا کر کہا۔ ہو سکتا ہے کہ ڈانگ اور ڈیرسٹ میں پڑوسی ہوں لیکن ان سے میری پہچان نہیں ہے

ہزار بار سمجھا دیا ہے کہ مجھے گوشت میں بھی بوٹیاں نہ پسند ہیں  
 بغیر بوٹیوں کے شوربا کیسے تیار ہوگا صاحب  
 اب یہ بھی میں بتاؤں اب تو اسی وقت خودکشی کر لے۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔  
 فون کی گھنٹی پر بجی اور عمران دھاڑتا ہوا ریسیور پوٹوٹ پڑا۔  
 سن رہا ہوں اس نے غصیلی آواز میں کہا۔ بار بار ہیلو کہنے کی ضرورت نہیں ہے  
 عمران ڈارلنگ غصے میں ہو کیا دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آواز آئی۔  
 غصے میں نہیں اپنے کمرے میں ہوں۔۔۔۔۔ میرا نام عمران ڈارلنگ نہیں۔۔۔۔۔ علی عمران  
 ہے۔۔۔۔۔ عمران ڈارلنگ کا فون نمبر کچھ اور ہوگا۔  
 تم اس وقت کیا کر رہے ہو۔  
 لکھیاں مار رہا ہوں  
 یہاں آ جاؤ۔۔۔۔۔  
 تو کیا عمران ڈارلنگ کسی مجھڑ کا نام ہے۔ جو ریسیور میں گھس کر تم تک پہنچ جائے گا  
 تمہارا موڈ خراب معلوم ہوتا ہے  
 ہاں یہی بتا ہیآ ہاٹھو تم عورت ہی ہونا زرا مجھے بتاؤ کہ بوتیوں کے بغیر شوربا تیار ہو سکتا ہے یا  
 نہیں۔  
 کیا بکواس لے بیٹھے تم ڈارلنگ۔۔۔۔۔ آج موسم بڑا خوشگوار ہے

یقیناً تھی ورنہ میرا ہاتھ دروازے کی طرف کیوں گھوم گیا تھا عمران نے احمقانہ انداز میں  
 کہا۔

صاحب میری ایک بات سن لیجئے سلمان بولا۔  
 دو باتیں سناؤ مگر ٹھہرو پہلے مکھی نگل جانے دو ورنہ وہ ایک بھی نہ سنانے دے گی  
 میں اب خودکشی کر لوں گا۔۔۔۔۔ سلمان پھر بسور نے لگا۔  
 اب اس سے زیادہ آسان نسخہ یہ رہے گا کہ جاسوسی ناول لکھنا شروع کر دے

## 1

خودکشی کر لوں گا۔۔۔۔۔ یا پھر نہ کروں گا۔  
 دوپہر کے کھانے سے پہلے تم خودکشی نہیں کر سکتے سمجھے عمران نے گصیلی آواز میں  
 کہا۔ اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہارا ساتھ دوں۔  
 آپ کیوں ساتھ دیں گے  
 آج کل جیسا کھانا مل رہا ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ میں خودکشی کر لوں۔ نہ زندہ رہوں گا  
 نہ کھانا کھاؤں گا۔

کیا خرابی ہے کھانے میں ایک خرابی ہوتی ہے یا بے تو ہمیشہ شور بے میں بوٹیاں لگا دیتا ہے

یہ تو ڈاکٹر کی رپورٹ ہی بتائے گی کہ یہیں موجود ہوں تم جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو میں چاہتا ہوں کہ لاش اٹھنے سے پہلے تم بھی موقع واردات کا جائزہ لے لو۔  
کیپٹن فیاض ہیں وہاں عمران نے پوچھا۔  
ہے لیکن تم جلدہ کر

ابھی حاضر ہوا جناب عمران نے کہا۔ پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہوئے بغیر ریسپور  
رکھ کر سلمان سے بولا۔ کیا میں نے ابھی تک کپڑے نہیں تبدیل کیے  
نہیں جناب

کیوں نہیں کیے عمران اس طرح گلا پھاڑ کر بولا جیسے وہ اب معاملے میں خارج ہوا ہو  
آپ کپڑے کبھی تبدیل نہیں کرتے سلمان بولا۔

پہلے کیوں نہیں بتایا تھا عمران غرایا  
آپ کو کہیں بہت جلد پہنچنا ہے

اتنی دیر لے بتایا ہے تم نے سرو عمران مکاتان کر دوڑا۔

اب آپ اور دیر کر رہے ہیں سلمان پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

ہاں ٹھیک ہے جاؤ میرا کوٹ اٹھالا و عمران اس طرح ٹھہر گیا جیسے سچ مچ یہ بات پہلے  
اسے سمجھ میں نہ آئی ہو

سلمان ان باتوں کا عادی ہو گیا تھا۔ اگر اسے کوئی ہزار روپے ماہوار بھی دیتا تو وہ عمران کو

کیا آج موسم خوشگوار ہے عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر سلمان سے پوچھا۔  
سلمان بڑے مغموم انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔

ہیلو عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ ہاں سلمان کا بھی یہی خیال ہے۔  
کیا بے پرکی اڑا رہے ہو ڈائریسٹ

پر وار خود ہی اڑتی پھرتی ہیں میں کیا اڑاؤں

لڑکی نے کچھ اور کہنا چاہا تھا لیکن عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا پھر میز کے پاس سے ہٹادی  
تھا کہ گھنٹی دوبارہ بجی۔۔۔ اور عمران دانت پیس کر فون پر ٹوٹ پڑا۔

ارے اب کچھ بھی چھوڑو میرا عمران چیخا ورنہ مں تمہارے باپ کا پتا لگا کر انہیں دن  
میں پچھتر دفعہ فون کرا کروں گا

کیا دوسری طرف سے مردانہ آواز آنیکون بول رہا ہے

ار۔۔۔۔۔ ہپ عمران کے ہونٹ مضبوطی سے بند ہو گئے

ہیلو۔۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔ کون ہے فون پر

میں عمران بول رہا ہوں جناب عمران نے کہا اس نے محکمہ خارجہ کے سیکٹری سر سلطان کی

آواز پہچان لی تھی

عمر اتم فوراً تھرٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں پہنچو کسی نے کرنل جوزف کو قتل کر دیا ہے

کب

کیوں کیا مطلب ہے  
مطلب۔۔۔۔۔ یا مطلب آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا لیکن کوئی ایسی صورت نکالو کہ  
میں اندر پہنچ سکوں۔

بیوقوف آدمی تھا۔

اندر کیپٹن فیاض کی آواز عمران کو سب سے پہلے سنائی دی وہ بڑے جوش و خروش سے غالباً قوفے پر اظہار خیال کر رہے تھیں لیکن عنزام پر نظر پڑتے ہی اس کی آواز ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

۔ پولیس آفیسروں کے علاوہ وہاں خارجہ کے آفیسر بھی موجود تھے چیز عمران کے لئے باعث تشویش تھیں سلطان کی موجودگی کے لئے تو یہی جواز کافی تھا کہ وہ کرنل جوزف کے گھرے

عمران جلدی جلدی لباس تبدیل کر کے باہر آیا۔۔۔ گراج سے کار نکالی اور تھٹھین اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا کائل جوزف جس کے قتل کی اطلاع اسے فون پر ملی تھی کوئی غیر معروف آدمی نہیں تھا شہر میں ایسی عسائیوں میں ایسا مالدار آدمی اور کوئی نہیں تھا لیکن اس کے قتل پر عمران کو حیرت بھی نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے بہتیرے اعزاء اس کی دولت کے امیدوار تھے۔

جوزف لاه پہنچ کر عمران نے محسوس کیا کہ وہ سر سلطان کو اپنی آمد کی اطلاع دئے بغیر اندر نہیں داخل ہو سکے گا کیونکہ صدر دروازے پر سخت قسم کا پہرہ تھا اور شاید کچھ دیر قبل پولیس کا سٹہیل پولیس کے ساتھ بہت بڑا برتاؤ کر چکے تھے۔

سکے گا کیونکہ صدر دروازے پر سخت قسم کا پہرہ تھا اور شاید کچھ دیر قبل پولیس کا سٹہیل پولیس کے ساتھ بہت بڑا برتاؤ کر چکے تھے۔

میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا کہ تم شر لاک ہو مگر کی طرح انہونی اور چونکا دینے والی باتیں کرو۔

عمران سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

میرا مطلب ہے کہ فیاض پہلے ہی بہت کان کھا چکا ہے۔۔۔ اور اب طریقہ قتل پر

کچھ بھی نہیں سنا چاہتا۔۔۔۔ مجھے قاتل چاہیئے

کرنل جوزف کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق تھا دفعتاً عمران نے سوال کیا۔

کچھ بھی نہیں وہ میرا دوست تھا۔

ہوسلہز اوہ آپ کے ماتحت آفیسروں کا دوست کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

کیا مطلب

آپ کے علاوہ دوسرے آفیسروں کی موجودگی حیرت انگیز ہے۔

غیر ضروری باتیں نہ کرو

یہ معلوم کئے بغیر میں قاتل یا قاتلوں تک پہنچ نہیں سکوں گا

میں تمہاری باتیں نہیں سمجھ پایا زرا وضاحت کرو۔

محکمہ خارجہ سے اس کا کیا تعلق تھا عمران نے اپنا پہلا سوال دہرایا۔

سر سلطان کچھ نہیں بولے۔۔۔۔ وہ کچھ سوچنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے

کہا تم نے ابھی کہا تھا کہ قتل اس کمرے میں نہیں ہوا آخر تم کس بنا پر کہہ سکتے ہو

دوست تھیلیکن ان کے محکمے کے دوسری آفیسروں کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ سب اس کمرے کے سامنے کھڑے تھا جہاں لاش موجود تھیں سلطان نے عمران کو اپنے

ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ کرنل جوزف کی خواب گاہ تھی اور شاید اسے سوتے وقت قتل کیا گیا تھا کیونکہ لاش

مسہری پر پڑی تھی اور سر سلطان پہلے ہی فون کر کے بتا چکے تھے کہ لاش کو اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں

گیا۔۔۔ اس کے بائیں پہلو پر خنجر دستے تک پہنچا تھا شاید اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہیں

ملی تھی کیونکہ بستر زیادہ شکن آلودہ نہیں تھا لاش دہنی کروٹ پر پری ہوئی تھی عمران تھوڑی دیر تک

کھڑا لاش کو دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر گلوگیر آواز میں بولا۔

خدا ایسی موت سب کو نصیب کرے

سر سلطان اس کی طرف مڑے لیکن ان کی آنکھوں سے حقارت آمیز غصہ بھانپ رہا

تھا شاید وہ اس وقت اس کی بے تکی باتیں سننے کے موڈ میں نہیں تھے عمران فوراً ہی سنبھل کر

بولا۔

پتہ نہیں قاتلوں نے یہ ڈھونگ کیوں رٹایا ہے

ڈھنگ۔۔۔ کیا مطلب

کرنل جوزف کا قتل اس کمرے میں نہیں ہوا۔۔۔ مجھے یقین ہے عمران نے چاروں

طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ایک بھی نظر نہیں آتا

سرسلطان نے بوکھلا کر چاروں طرف دیکھا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔  
کیا میں نے غلط کہا تھا عمران نے پوچھا۔

عمران سنجیدگی سیہاں یہ بات قابل غور ہے

وہ کچھلی رات جہاں سے بھی یہاں تیک آیا ہوگا ننگے پاؤں ہی آیا ہوگا لیکن اس کے  
تلوے میلے نہیں تھے۔۔۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اس کے پیرزین پر پڑے ہی نہ ہوں  
سرسلطان کچھ اس انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں کرنل جوزف کے  
پپیروں یا سلیپر کی تلاش ہو

عمران پھر لاش کے پاس جا کر خنجر کے دستے پر جھک پڑا تھا۔ اسے دیکھتے دیکھتے وہ  
بڑبڑایا۔

آہا۔۔۔ یہ خنجر۔۔۔ پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر آہستہ سے بولا۔ یہ خنجر کسی عورت کا ہے

ہاں۔۔۔ شاید۔۔۔ ہو سکتا ہیاس پریمسی بد فورڈ کندہ پیر سلطان بولے۔

اور میسی کسی عورت ہی کا نام ہو سکتا ہے عمران نے کچھ سوطے ہوئے کہا۔ لیکن خود میسی ہی  
نے اسے استعمال نہیں کیا ہوگا ورنہ اتنی لا پرواہی سے اسے یہاں نہ چھڑ جاتی۔

ہو سکتا ہے کہ وہ اسے نکالنے میں کامیاب نہ ہوئی ہو

وہ اسے دستے تک بھی کھونپنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا عمران بولا میں ٹھنڈی لاش کی

لاش کی حالت یہی ظاہر کرتی ہیوہ دہنی کروٹ سویا ہوا تھا لہذا قاتل نے نہایت آسانی  
سے بائیں پہلو میں خنجر غا ر دیا۔ اور پھر کرنل جوزف کو پہلو بد لنے کی مہلت نہ مل سکی آپ خود ہی  
سوچئے کہ کیا کرنل اتنا کمزور آدمی تھا کہ خنجر لگنے کے بعد سیدھا بھی نہ ہوسکا

وہ بہت پیتا تھا سرسلطان نے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ زیادہ نشے کی حالت میں سویا ہوا ہو اکثر  
دیکھا گیا ہے کہ نشے میں قتل کئے جانے والے دوسری سانس بھی نہیں لے سکے

عمران نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔۔ وہ شاروں طرف نظر دوڑا رہا تھا۔۔۔ ایک  
بار وہ لاش کے قریب بھی گیا۔۔۔ اس کے پیروں کے تلوے دیکھے۔۔۔ اور پھر سرسلطان  
کے قریب واپس آ گیا

اگر کرنل نشے میں تھا تو۔۔۔ اوہ مگر جانے دیجئے۔۔۔ آپ منطقی محظوظوں میں  
مت الجھیئے۔ میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔ مگر۔۔۔ مجھے یہ کیسے معلوم ہوا تھا کہ کچھلی  
رات کرنل کہاں کہاں رہا تھا۔

تم کہو جو کچھ کہنا چاہتے ہو سرسلطان نے مضطربانہ انداز میں کہا

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل جوزف بالکل گنوار تھا۔۔۔ لیکن جادو گر تھا۔۔۔

زمین پر پیر نہیں رکھتا تھا۔۔۔ ہوا میں اڑتا تھا۔۔۔ اور۔۔۔

تمھاری بکواس سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں پیر سلطان جھلا گئے

اگر ننگے پیر نہیں چلتا تھا تو اس کے سلیپر یا جوتے کہاں ہیں مجھے تو یہاں اس کمرے میں



تمھاری صلاحتوں کا امتحان ابھی مقصود پیر سلطان نے مسکرا کر کہا اور ہنستے ہوئے کمرے سے چلے گئے

پھر عمران بھی باہر نکل آیا کیپٹن فیاض ابھی موجود تھا اور وہ عمران سے قطعی بے تعلق ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے کبھی کسی کی جان پٹان ہی نہ ہو عمران بھی وہاں سے نکلا چلا گیا اپنے فلیٹ میں پہنچ کر اس نے جواباً فٹروائر کو فون کیا

لیس سر دوسری طرف سے آواز آئی۔

تھرٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج مین کرنل جوزف کا قتل کر دیا گیا پچھلی رات تم جانتی ہونا کرنل جوزف کو۔۔۔۔۔ وہی جو ملٹری کے ٹھیکے لیتا تھا

جہ ہاں جنابمیں اسے جانتی ہوں اور میرے لئے اس کا قتل باعث ضرت بھی نہیں

ہیکو نکہ وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا اکثر اس کے رقیبوں سے اس کا جھگڑا ہوتا رہتا تھا

یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جو عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا اب محکمہ خارجہ کو ملک بھر کے رقیبوں کی فہرست بنانا پڑے گیزمانہ بہت ترقی کر گیا ہیان کے وقتوں کے عاشق ٹھنڈی آہیں بھڑا کرتے تھے۔ پڑھے لکھے ہوئے دوچار شعر کہ لئے۔ رقیبوں سے شکایت ہوئی تو دبی آواز میں محبوب کی بے رخی کا شکوہ کر لیا۔ بات ختم۔ مگر آج کے عاشق رقابت میں چھڑا مار دیتے ہیں لہذا اب پولیس کے لئے نیامسئلہ پیدا ہو گیا ہیاور

سکتا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی نئے قوانین بھی وضع کئے پڑیں مثلاً عشاق کو قانون مجبور

بات کر رہا ہوں

ٹھنڈی لاش کیا مطلب۔

میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ کسی ایسی لاش کے پہلو میں جو ٹھنڈی ہو دستہ غار نہ آسان بات نہیں ہے

تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

یہی کہ یہ خنجر لاش ٹھنڈی ہونے کے بعد ہو کھوپا گیا ہو سکتا ہے کہ اصل مجرم میمی بڈ فورڈ کو پھنسانا چاہتا ہو

لیکن یہ خونسر سلطان نے بستر پر پھیلے ہوئے خون کی طرف اشارہ کیا۔ کیا لاش ٹھنڈی ہو جانے کے بعد ایسا ممکن ہے

بالکل ممکن ہے جناب پوسٹ مارٹم کی رپورٹ اس کی کہانی بھی سنا دے گیمبر ادعوی ہے کہ اس خون کا تعلق اس لاش سے ہرگز نہیں ہو سکتا

سر سلطان کچھ نہیں بولے

عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ لاش اٹھو ادیکیم کان مقفل ہو جانا چاہیہا آج رات ایکس ٹو کے آدمی اپنے طور پر یہاں کام کریں گیشر طیکہ اس واقعے کا تعلق محکمہ خارجہ سے بھی ہو

سر سلطان نے عمران کو گھور کر دیکھا مگر کچھ نہ بولے

آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں عمران پھر بولا۔

لئے کیا تھا۔

عمران شام تک اس کیس کے مختلف پہلوں پر غور کرتا رہا قریباً پانچ بجے تک ارادہ تھا کہ جوزف کے حلقہ احباب سے اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل کر لیا جس وہ تبدیل ہی کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی اس کا خیال تھا کہ کیپٹن فیاض کا فون بج گا لیکن اس کا یہ خیال غلط تھا کیونکہ دوسری طرف سر سلطان تھے

عمران وہ کہہ رہے تھے کیپٹن بد فورڈ یقیناً اہمیت رکھتی خاتون ہے اس کے متعلق بہت کچھ مواد ہمیں اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا کیونکہ ایک اتفاقہ اور غیر متوقع شہادت کا رخ ایک بالکل ہی مختلف سمت موڑ دیا ہے مگر اب میں

سوچتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ محکمہ خارجہ کے توجہ اسی طرف غیر ضروری ہو مجھے معلوم ہوا ہے کہ جوزف ان دنوں کسی عورت کے معاملے میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ ہیلو۔۔۔ تم سن رہے ہو جی ہاں میں سن رہا ہوں اور یہ بھی سچ رہا ہوں کہ آہ محظ جوزف کے دوست ہونے کے ناطے دلچسپی نہیں لے رہے تھے

تمہارا خیال صحیح ہے اب تم اس کے متعلق سوچنا بھی چھوڑو۔ ویسے فیاض کو ٹولنے کی کوشش کرو۔۔۔ مجھے حالات سے مطلع کرو۔ پھر میں بتاؤں گا کہ محکمہ خارجہ کی دخل اندازی ہے کہ نہیں۔

بہت بہتر جناب عمران بولا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

کیا جیکہ وہ اپنے علاقے کے تھانوں میں اپنے ور اپنے رقیبوں کے نام درج کروائیے۔ کیوں۔۔۔ ہنسومت۔۔۔ اچھا سنو آج رات جوزف لاج کی تلاشی لو۔ ایسی شہادتیں تلاش کرنے کی کوشش کرو جس سے اس واردات پر روشنی پڑ سکیو ہاں تمہیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ کسی میسی بد فورڈ سے بھی اس کے تعلق تھے۔

مگر جناب اس قتل کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق ہے  
جولی۔۔۔۔۔ عمران نے دفعتاً سخت لہجے میں کہا۔  
جناب دوسری طرف سے سہمی ہوئی آواز آئی۔  
تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔  
میں معفی چاہتی ہوں جناب۔

عمران نے مزید کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔

کیس پیچیدہ تھا اس لئے اسے سوچنے پر بھی مجبور ہونا پڑا۔۔۔ اگر وہ خنجر کسی میسی بد فورڈ پر قتل کا الزام رکھنے کے لئے تھا تو کیس میں کوئی پیچیدگی نہیں تھیلیکن اگر کسی میسی بد فورڈ کا وجود ہی ثابت نہ ہو سکا تو قاتلوں کا یہ رویہ غور طلب تھا۔۔۔ کیا یہ ضروری تھا کہ وہ اس کی لاش کو خواب گاہ میں پہنچا کر اس کا لباس تبدیل کروا تیلیکن پوسٹ مارٹم ہونے پر بھی یہ بات پوشیدہ نہ رہتی کہ موت خنجر لگنے سے نہیں واقع ہوئی تھی۔۔۔ ایسی صورت میں یا تو قاتل انارڈی تھا یا بہت چالاک لاک اس صورت میں کہ اس نے یہ سب کچھ پولیس کو الجھانے کے

لیکن گزرشاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔

کہو۔۔۔۔۔ کیا بات ہے عمران نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ مَن ہزاروں بار مینجمر کو آگاہ کر چکا تھا کہ ایک نہ ایک دن خفیہ پولیس والے یہاں ضرور آئیں گی اپنے ہاتھ صاف رکھو

ہمارے ہاتھ بالکل صاف ہیں جناب۔۔۔۔۔ بار مین مسکرا کر بولا۔ وہ دونوں صاحبان تو کسی میسی فورڈ کو بارے میں پوچھ رہے تھے۔  
ہائیں

۔۔۔۔۔ میمفورڈ کے متعلق عمران نے حیرت ظاہر کیا لانکہ۔۔۔۔۔ میسی بد فورڈ۔۔۔۔۔  
جی ہاں بار مین جلدی سے بولا۔ پتہ نہیں کب کی مرکھپ گنیاں زمانے کے دوویٹر یہاں اب بھی ہیں وہ خود بھی اس کے جنازے میں شریک ہوئے تھے  
اور کیا عمران سر ہلا کر بولا۔ مگر میسی کے متعلق وہ کیا پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ تو بڑی اچھی لڑکی تھی۔۔۔۔۔ ایسی نہیں تھیکہ خفیہ پولیس والوں کو اس کے بارے میں پوچھ کچھ کرنی پڑتی۔۔۔۔۔ کیوں

میں نے دیکھا ہے جناب لیکن سنا ہے کہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔ اور کلب کے مستقل ممبروں کی تعداد اس کی وجہ سے بڑھ گئی تھی  
آہ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ مجھے یاد ہے۔۔۔۔۔ عمران بولا بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔ اور

عمران کی دلچسپی بڑھ گئے تھی اب اگر محکمہ خارجہ اس کیس میں دلچسپی نہ لیتا تو عمران کی دلچسپی برقرار رہتی۔۔۔۔۔ یوں بھی آج کل اس کے پاس کام نہیں تھا پہلے اس نے سوچا کہ فیاض کو فون کرے پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فیاض اس کیس کے سلسلے میں اس سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے یا اگر وہ گھر میں موجود بھی ہو تو وہ اس کو اپنی موجودگی کی اطلاع ہرگز نہیں دے گا اس نے فون پر ہی دوسرے ذرائع سے اس کے متعلق پوچھنے کا فیصلہ کیا اور وہ کامیاب بھی ہو گیا۔ کیپٹن فیاض اس وقت ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں موجود تھا۔  
عمران نے اپنی ٹوسٹیر سنبھالی اور وہیں جا پہنچا

فیاض ہال میں موجود تھا اور اس کے ساتھ اسی کے محکمہ کا ایک آ می پرویز موجود تھا جس کی موجودگی کا یہ مطلب تھا کہ فیاض یہاں پر تفریحاً نہیں ٹیا انسپیکٹر پرویز اپنی ڈائری کھولے ہوئے اس پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اور فیاض اس طرح آگے جھکا ہوا تھا جیسے اس کو ڈیکٹیٹ کر رہا ہو عمران بالکل اس انداز میں ان کے قریب سے گزر گیا جیسے اس نے ان کو دیکھا ہی نہ ہو مگر کیپٹن فیاض کی گھورتی ہرئی آنکھیں اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

عمران سیدھا بار کاؤنٹر کے پاس چلا گیا کاؤنٹر پر بار مین تنہا تھا  
عمران اس کو دیکھ کر ایسی مسکرایا جیسے پہلے کی شناسائی ہو بار مین کو بھی اخلاقاً دانت نکالنے پڑیا اور اس نے سر کی خفیف سی جنبش سے یہ ظاہر کرنی کی کوشش کی کہ وہ اسے پہچانتا ہے۔ حالانکہ کہ شاید ہی کبھی عمران بار کاؤنٹر کی طرف گیا ہو وہ اس کلب کا ممبر ضرور تھا

نمبر ایک نمج دو۔۔۔ بار مین نے جواب دیا اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے جگ اٹھا کر دوسری طرف رکھنے لگا۔

عمران وہاں سے ہٹ آیا اب بھی وہ فیاض سے نظریں ملانے سے گریز کر رہا تھا اور فیاض کا یہ عالم تھا کہ اس نے انپیکٹر پرویز کرڈکیشن دینے کی بجائے عمران کو گھورنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اچانک اس نے پرویز کی طرف مڑ کر کچھ کہا اور پرویز اٹھ کر ایک طرف چل دیا لیکن عمران سے یہ بات پوشیدہ نہ رہ سکی کہ پرویز یہاں سے کیوں اٹھا تھا اس نے اسے تیر کی طرح ویٹر نمبر ایک کی طرف جاتے ہوئے دیکھا وہ ایک لمحے کے لئے اس کے پاس رکا اور تھمکا نہ انداز میں آنکھیں نکال کر جلدی جلدی کچھ کہتا رہا پھر ویٹر نمبر دو کی طرف چلا گیا عمران یکلخت فیاض کی میز کی طرف مڑا۔۔۔ دونوں کی نظریں ملیں اور فیاض نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی لیکن عمران ایسے انداز میں سر ہلاتا ہوا صدر دروازے سے نکل گیا جیسے بہت جلدی میں ہو باہر آ کر اس نے پھر کارسنجھالی اور فیاض کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ فیاض کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف تھا کہ وہ دفتری معاملات سے بھی بیوی کو باخبر رکھتا تھا بہر حال اس نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ فیاض ی بعوی ان نئے واقعات سے واقف ہو جن کا تذکرہ سرسلطان نے فون پر کیا تھا

فیاض کی بیوی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا عمران کی اس سے شاذ و نادر ہی ملاقات ہوتی تھی۔

جب وہ یہاں تمھاری جگہ کھڑی ہو کر شراب دیا کرتی تھی یہاں آپ کچھ بھول رہے ہیں جانب۔۔۔۔۔ وہ بار میڈ نہیں تھی بلکہ رقاصہ تھی اف اوہ۔۔۔۔۔ میرا حافظہ۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ وہ رقاصہ رہی تھی۔۔۔۔۔ آج بھی گاکند کی کاک ٹیل پینے کو دل چاہتا ہے۔

گاکند کی اک ٹیلبار مین متخیرانہ انداز میں آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

نہیں توبہ۔۔۔۔۔ زکر قند کی

آپ کا حافظہ جناب۔۔۔۔۔ کہیں آپ کے ذہن میں ٹماٹر کی کاک ٹیل تو نہیں ہے

ہاں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ وہی۔۔۔۔۔ وہی۔۔۔۔۔ پتہ نہیں یہ ٹماٹر کون ہمیشہ میرے ذہن سے نکل

بھاگتا ہے۔۔۔۔۔ کیا تم مجھے اس کی وجہ بات سکتے ہو۔۔۔۔۔ آہا۔۔۔۔۔ اب یاد آیا۔۔۔

میمی بڈ فورڈ کچے ٹماٹر بہت پسند کرتی تھی

مجھے اس کا علم نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ کی خرمیت میں کیا پیش کروں

نہیں آج میں بہت اداس ہوں شراب نہیں پیوں گا ورنہ یہی ادسی رونے پیٹنے میں تبدیل ہو جائے گی۔۔۔۔۔ اداسی مین پیتا ہوں تو دادی مرحومہ یاد آ جاتی ہیں

بار مین غالباً الجھن میں پڑ گیا تھا کہ اس حملے پڑ ہنس پڑا اسے افسوس طاہر کرانچا پیئے

عمران پوچھ بیٹھا وہ دونوں وہٹر کون ہیں جو میمی بڈ فورڈ کے زمانے میں بھی یہاں موجود تھے

نہ آتا تو شالیں یہ بات ابھی نہ کھلتی۔ سعید آباد پولیس کا ایک سکیئنڈ آفیسر کچھلیرات گرینڈ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا اچانک اس کی نظر ایک آدمی پر پری جو اس کو مشتبہ معلوم ہوا وہ ادھیڑ عمر کا ایک وجیہ آدمی تھا۔ چہرہ پر گھنی دھاڑی جسم پر مغربی لباس سکیئنڈ آفیسر کا بیان ہے کہ اس کی آنکھیں خونیوں جیسی تھیں۔۔۔۔ وہ دیوار کو اس انداز سے گھورتا تھا جیسے اسے ان پر غصہ آ رہا ہو۔۔۔۔ جب وہ گرانڈ ہوٹل سے نکلا تو اس کو پتا ہی نہ چلا کہ سکیئنڈ آفیسر اس کا تعاقب کر رہا تھا بہر حال وہ چلتے چلتے عسائیوں کے قبرستان میں پہنچ گیا سکیئنڈ آفیسر برابر پہٹھے لگا ہوا تھا۔۔۔۔ اس کا بیان ہے کہ اس کے ایک قبر پر گرتے ہوئے دھاڑیں مارتے ہوئے دیکھا تھا وہ رو رو کر کہہ رہا تھا کہ میسی۔۔۔۔ میسی۔۔۔۔ میں بہت جلدی تمھاری روہ کو سکون پہنچاؤں گا جب تک وہ لوگ زندہ ہیں میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔۔ وہ اور نہ جانے کیا کہتا رہا۔۔۔۔ بہر حال ہماری باتوں کا ماحصل یہ تھا کہ وہ کچھ لوگوں سے

انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔۔ قبرستان میں اندھیرا تھا اس لئے وہاں سے تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو گیا سکیئنڈ آفیسر نے اسے وہاں سے جاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا بس وہ حیرت انگیز طور پر غائب ہو گیا تھا۔ سکیئنڈ آفیسر نے بعد میں اس قبر

کا جائزہ لیا۔ وہ کسی میسی بڈ فورڈ کی قبر تھیکتہ پرانا تھا لیکن تحریر نئی تھیں جس کے لئے سرخ رنگ کی چاک استعمال کی گئی تھی۔ یہ تحریر تھیز ندگی شیریں ہے لیکن انتقام زیریں ترین ہے۔ اور وہیں قبر پر ایک خنجر پڑا ہوا تھا جو کرنل جوزف کے پہلو میں گھسے ہوئے خنجر سے مشابہ

فیاض نہیں ہیں عمران نے افسوس ظاہر کرنے کے سے انداز میں کہا۔  
نہیں۔۔۔۔ کیوں کوئی خاص بات۔۔۔۔

ارے کچھ نہیں اس میسی بڈ فورڈ نے پریشان کر رکھا ہے۔۔۔۔ پتہ نہیں وہ کبخت کہاں ملے گیو یسے میرا خیال ہے کہ وہ آج کل شاداب نگر میں مقیم ہوگی۔

فیاض صاحب کب سے نہیں ملے۔۔۔۔ اس کی بیوی نے مسکرا کر پوچھا۔  
بس صبح یہاں کرنل صاحب کے ہاں ملاقات ہوئی تھی

آہا اسی لئے میمبڈ فورڈ شاداب نگر میں مقیم ہو گیا فیاض کی بیوی ہسن پڑی۔

کیوں کیا میرا خیال غلط ہے عمران نے کہا۔ پھر جھجھلا کر بولا۔ میں ہر بار سوچتا ہوں کہ اب فیاض کے لئے کام نہ کروں گا۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔ دیکھینا نہیں موقع نہ ملا ہوگا کہ وہ آپ سے مل سکیں۔۔۔۔ بہر حال میسی بڈ فورڈ مرجکی ہے۔۔۔۔ عیاسیوں کے قبرستان میں اس کی قبر بھی موجود ہے۔۔۔۔ لوح پر میسی بڈ فورڈ تحریر ہے

مگر قبر کا کیسے پتا چلا میں اس کیس سے قطع ہی ہاتھ کھینچ لوں گا عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

یقین کیجیو وہ بہت زیادہ مشغول ہیں ہوسکا ہے کہ اب آپ کی طرف گئے ہوں۔ ویسے قبر کی دریافت خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے۔ اگر شام کے اخبار میں میسی بڈ فورڈ کے خنجر کا تذکرہ

کچھ لکھ دیا تھا

عمران نے بہت کوشش کی اسے کچھ معلوم ہو جائے لیکن وہ کیا ب نہ ہوا۔

اب وہ ٹپ ٹاپ نائیٹ کلب کی طرف واپس جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ دھونس دھڑلے کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ ان دونوں ویٹروں سے کچھ معلوم ہونے کی توقع نہیں تھی کیونکہ انہیں براہ راست محکمہ سرانمرسانی کی طرف سے متنبہ کیا گیا تھا۔۔۔ پھر اب

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ نائیٹ کلب کے مینیجر کو ٹولا جائے۔ گو کہ اسے بھی فیاض نے زبان بند کرنے کی تاکید کی ہوگی۔ مگر عمران اس کی بعض دھتکی ہوئی رگوں سے واقف تھا۔

ٹپ ٹاپ کلب کا مینیجر عمران کو اچھی طرح جانتا تھا لیکن شاید اس کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ عمران اس کی بعض غیر قانونی حرکتوں سے واقف ہے۔

فیاض اور پرویز کلب سے واپس جا چکے تھے۔

عمران مینیجر کے کمرے کی طرف چلا گیا یہ ایک دراز قد اور موٹا تازہ آدمی تھا۔۔۔ عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔۔۔ عام دولت مند آدمیوں کی طرح وہ بھی فارغالب تھا۔ یعنی اس کی کھر پڑی انڈے کے چھلکے کی طرح صاف اور شفاف تھی۔

اخاؤ۔۔۔ عمران صاحبوہ اس سی گرم جوشی سے مصافحہ کرتا ہوا بولا۔ جب سے لیڈی جاسوس گوشائیں ہوئیں ہیں آپ نے تو آنا ہی چھوڑ دیا۔۔۔ تشریف رکھیے

تھا اور اس دستے پر بھی میمی بڈ فورڈ تحریر تھا

اوہ۔۔۔ تو غالباً وہ سکیڈ آفیسر اخبارات میں میمی بڈ فورڈ کے خنجر کے متعلق پڑھنے کے بعد ہی کیپٹن فیاض سے ملا ہوگا

جی ہاں

دوسرا جس کے پاس تھا

جی ہاں جی ہاں وہ اب فیاض صاحب کے پاس ہے

اور کوئی خاص بات

نہیں اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم

اچھا زکریا عمران اٹھتا ہوا بولا۔ اب مجھے جلدی کرنی چاہیے

ہ

فیاض کے گھر سے نکل کر وہ سیدھا عسایوں کے قبرستان پہنچا اس کے متعلق ایک چھوٹا سا گرجا گھر تھا اور وہ قبرستان اسی گرجے کے زیر اثر تھا۔ پادری تک پہنچنے میں اسے دیر نہیں لگے۔ بے سود کیپٹن فیاض یہاں بھی ساری راہیں مسدود کر دیں تھیں پادری نے نہایت خش اخلاقی سے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں میمی بڈ فورڈ کے متعلق کوئی بھی جواب نہیں دے سکتا اور نہ ہی آپ کو متفیان کا رجسٹر دکھایا جاسکتا ہے۔ شہر کے ایک بڑے حاکم سے مجھے یہی ہدایت ملی ہے۔ رہا قبر کا معاملہ تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں اس پر غالباً کسی آوارہ آدمی نے سنسنی پھیلانے کے لئے



آپ جیسے عظیم الشان آدمی کی زبان کون بند کر سکتا ہے۔  
 کیپٹن فیاض منیجر نے برا سامنہ بنا کر کہا۔  
 خیر میں اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔ کرنل جوزف کب سے کلب کا ممبر تھا۔  
 ایک ہی بات ہے مسٹر عمران میمی بڈ فورڈ کا نام کرنل جوزف کے قتل کے بعد ہی ابھرا  
 ہے۔ لہذا میں معذور ہوں۔  
 خیر جانے دیجئے۔ عمران نے لا پرواہی سے کہا۔ اب میں ایک تیسرا سوال کروں گا۔ اس  
 کا تعلق صرف آپ کی ذات سے ہے۔  
 ضرور کیجئے۔  
 کلب میں شراب کی کتنی کھپت ہے۔  
 کیا سپلائی کرنے کا ارادہ ہے۔ منیجر مسکرایا۔  
 نہیں بلکہ ٹپ ٹاپ نائیٹ کلب کے اس کولڈ اسٹورج کے متعلق معلومات حاصل کرنی  
 ہیں جس کا علم منیجر اور دو ملازموں کے علاوہ صرف علی عمران ایمایس پیڈیا سچڈی لندن کو ہے۔  
 آپ کس کولڈ اسٹورج کی بات کر رہے ہیں۔ مسٹر عمران۔ منیجر آگے جھکتا ہوا بولا۔  
 وہ جو اس فرش کے نیچے ہے۔ عمران نے فرش کی طرف اشارہ کیا۔  
 منیجر ہنسنے لگا۔ جب اچھی طرح ہنس چکا تو بولا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پینے لگے ہیں۔  
 نہیں اب پیوں گا اسی کولڈ اسٹورج سے نکال کر۔۔۔۔۔ اور آپ کے رجسٹروں کی

لیڈی جیانگیر عمران نے ایک طویل سانس لے کر مفہوم سے لہجے میں کہا۔ میں یہی  
 دریافت کرنے آیا ہوں کہ وہ آج کل کیوں نہیں آتی۔۔۔۔۔  
 مجھ سے زیادہ آپ جانتے ہوں گے۔ منیجر مسکرایا۔  
 آہا۔۔۔۔۔  
 بے خطر گود پڑا آتش نمرود میں عشق  
 کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز  
 کیا پیئیں گے آپ۔۔۔۔۔ منیجر نے گھنٹی کے بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔  
 خون جگر کے علاوہ۔۔۔۔۔ آج کل اور کچھ نہیں پیتا۔۔۔۔۔  
 اوہ تو آج کل آپ شاعر ہو رہے ہیں  
 ہاں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ گریبان پھاڑتا ہے۔ تنگ جب دیوانہ آتا ہے  
 خدا جانے کہاں سے کس طرح۔۔۔۔۔ پروانہ دیوانہ مستانہ آتا ہے  
 دوسرا مصرع تو کچھ اور بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔  
 ہاں میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں بخود ہی میں مصرعہ پڑھ گیا جب سے میمی بڈ فورڈ کے  
 متعلق اخبارات میں پڑھا بیٹھو لی بسری یادیں تازہ ہو گئیں ہیں  
 میں مجبور ہوں عمران صاحب۔۔۔ منیجر یک بیک سنجیدہ ہو گیا۔ میمی بڈ فورڈ کے مسئلہ پر  
 میری زبان بند کر دی گئی ہے۔ میں اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کر سکتا۔

Released on 2008

Page 16



بہت زیادہ۔۔۔ مگر میں نے انہیں کبھی میسی کی طرف جھکتے نہیں دیکھا۔

اہا۔۔۔۔۔ تو شاید آپ میسی کے عشاق پر خاص طور سے نظر رکھتے تھے۔

منیجر نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمران ہی پھر بولا۔

وہ آپ کو بھی اچھی لگتی رہی ہوگی۔

قدرتی بات ہے مسٹر عمران۔ اچھی چیز ہر ایک کو اچھی لگتی ہے۔

اسی بات پر لیڈی جہانگیر یاد آ رہی ہیں۔ مگر خیر میں انہیں کسی دوسرے موقع پر بھی یاد کر سکتا ہوں۔۔۔ آپ مجھے اس عورت کے متعلق بتانے جارہے تھے۔

اس کا نام سونیا ہے۔ منیجر آگے جھک کر آہستہ سے بولا۔ مگر کیا آج کل کیپٹن فیاض سے آپ کی لڑائی ہے۔ پہلے آپ ان کے لئے کام کرتے تھے۔ مجھے وہ رات آج بھی یاد ہے مسٹر عمران جب آپ نے یہیں سر جہانگیر کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی تھیں۔

آج کل کیپٹن فیاض سے میرے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ محض اسی لئے اس نے آپ کی زبان بندی کی ہے۔۔۔۔۔ ہاں تو وہ عورت۔۔۔۔۔ سونیا۔۔

سونیا میسی کی راز دار تھی۔۔۔۔۔ اور ہم پیشہ بھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ گرینڈ ہوٹل میں ملازم تھی۔ اس نے ایک بار مجھ سے اشارتاً کہا تھا کہ اگر وہ چاہے تو یہاں کی کئی سربراہ دارہ ہستیوں کو پھانسی کے تختے پر دیکھ سکتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کے ہونٹوں پر چاندی کے قفل لگائے گئے تھے۔

نہیں۔۔۔۔۔ واقعہ مجھے معلوم ہے۔ البتہ ان لوگوں کو نہیں جانتا جن کا ہاتھ اس کی موت میں تھا۔

واقعہ ہی بتا دیجئے۔

کچھ لوگ اسے زبردستی اٹھالے گئے تھے۔ دوسرے دن ایک گلی میں بے ہوش پائی گئی۔۔۔۔۔ اور تیسرے دن ہسپتال میں دم توڑ دیا۔

کیا وہ کوئی پیشہ ور عورت نہیں تھی۔ عمران نے پوچھا۔

نہیں مسٹر عمران۔۔۔۔۔ وہ صرف رقاصہ تھی۔۔۔۔۔ اپنا جسم نہیں پیچتی تھی۔

عشاق کی تعداد چھروں سے زیادہ رہی ہوگی۔

یقیناً۔ اس کے زمانے میں جتنے مستقل ممبر تھے۔ کبھی نہیں رہے۔

کرنل جوزف ممبر تھا۔

جی ہاں۔۔۔۔۔ وہ بھی ممبر تھے۔ اب تک رہے ہیں۔ لیکن ان کی لاش میں میسی بڈ فورڈ کے نام کا خنجر پایا جانا حیرت انگیز ضرور ہے۔

حیرت انگیز کیوں ہے۔ عمران نے پوچھا۔

اگر کسی نے انہیں انتقامی جذبے کے تحت قتل کیا ہے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ میسی بڈ فورڈ والے حادثے میں شریک رہے ہوں گے۔

ہو سکتا ہے۔ عمران سر ہلا کر بولا۔۔۔ وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا۔

گیا۔

سونیا کارنر بڑی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔۔ لیکن اپنے سترے پن کی بناء پر یہ کارنر کافی مقبول تھا۔ متوسط طبقے کے خوشحال لوگ اسے دوسرے ریستورانوں اور باروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اس کی وجہ سونیا کی دلکشی بھی تھی۔ وہ بینیس اور چالیس کے درمیان رہی ہوگی لیکن اب بھی وہ کافی پرکشش تھی۔

عمران جس وقت وہاں داخل ہوا ایک بھی میز خالی نہ ملی۔ لہذا وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف چلا گیا۔ اس وقت وہ بڑا شاندار لگ رہا تھا۔ کوئی و بونیئر۔ لباس کافی سلیقے سے پہنا گیا تھا۔ مگر چہرے پر حماقت کے آثار معمول سے زیادہ گہرے تھے۔ شاید سونیا کے سارے گاہک جانے پہچانے تھے۔ اس لئے اس نے کاؤنٹر کے قریب اس نئے چہرے کو گھور کر دیکھا۔

تم سونیا ہو۔ عمران کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھکتا ہوا بولا۔ سونیا دوسری طرف تھی۔ تمہارا خیال درست ہے۔ سونیا مسکرائی۔

مم۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ عمران ہکا کر رہ گیا۔ اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر دوبارہ زبان پھیری اور پھر کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر الفاظ ہونٹوں ہی میں پھوٹ کر رہ گئے۔

کیا بات ہے تم کیا چاہتے ہو۔

میں کچھ نہیں چاہتا۔ عمران نے شرمیلے انداز میں کہا۔ میرے دوستوں نے کہا تھا کہ تم

قفل لگانے والے۔۔۔۔۔۔۔

ان کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم۔ سونیا آپ کو بہت کچھ بتا سکے گی۔ بشرطیکہ آپ اس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو جائیں۔

سونیا۔۔۔۔۔ کہاں ملے گی۔

اب وہ اپنا ذاتی بزنس کرتی ہے۔ تھرٹین اسٹریٹ جہاں زیرو روڈ سے ملی ہے اسی جگہ بائیں ہاتھ سونیا کارنر ہے ایک مختصر سار ریستوران اور بار۔۔۔۔۔

یوریشین ہے۔ عمران نے پوچھا۔

نہیں۔۔۔۔۔ دیسی عیسائی مگر وہ اب بھی۔۔۔۔۔ مطلب یہ کہ کافی پرکشش ہے۔ آپ اسے یوریشین ہی سمجھیں گے۔

اچھا یہ میسی بڈ فورڈ۔۔۔

میسی بڈ فورڈ یوریشین تھی۔ نیجر نے ایک طویل سانس کے ساتھ کہا۔

اچھا۔ عمران اٹھتا ہوا بولا۔ ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ بھی آپ کو تکلیف دوں۔

مگر مسٹر عمران۔۔۔۔۔ وہ کولڈ اسٹورج۔۔۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔۔۔ یہ کہ۔

اب وہ مجھے کبھی یاد نہ آئے گا۔ ویسے میں پانچ سال سے واقف ہوں۔ ان چیزوں سے مجھے کوئی سروکار نہیں جو میری راہ میں حائل نہ ہو آپ اطمینان رکھیں۔ عمران کمرے سے نکل



Released on 2008

Page 20

کیوں تمہاری زندگی کیوں خطرے میں پڑ جائے گی۔  
ان لوگوں سے صرف میں ہی واقف ہوں۔ انہیں یقین ہے اگر کوئی دوسرا اس سے  
واقف ہوتا ہے تو اس کا کھلا ہوا مطلب یہی ہوگا کہ میں نے بتایا ہے۔

عمران ٹھہر گیا۔ لیکن اس کی طرف مڑا نہیں۔  
تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو۔

Released on 2008

Page 22

کیا یہ کوئی خراب آدمی ہے۔ عمران نے پوچھا۔  
 خراب کے بھی تیسرے درجے سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر کارنر کے لئے کبھی برا نہیں ثابت  
 ہوا۔

تم اب چلو یہاں سے۔ اگر تمہیں گراں گذرا ہو تو میری طرف سے ایک گلاس لائیم جوس  
 پلوادینا۔

تم حالات کی انتہائی درجہ سنجیدگی سے ناواقف ہو۔  
 ارے اب ختم بھی کرو۔ عمران جھنجھلا گیا۔ ورنہ۔۔۔۔۔ میں پھر اپنی پرانی دنیا میں لوٹ  
 جاؤں گا۔

تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ سونیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا  
 یہاں اس طرح پڑا رہنا خطرناک ہے۔

مارڈالوں۔ عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا۔  
 نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ سونیا کے پیر کاٹنے لگے۔  
 پھر تم کیا چاہتی ہو۔

تم فی الحال یہاں سے چلے جاؤ۔ ورنہ تمہاری بھی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس  
 کے ساتھی بہت برے ہیں۔

ہاں میں چلا جاؤں گا اور تم اسے ہوش میں لانے کے بعد اس سے کہو کہ میں ایک بلیک

پھر اس کی پیشانی فرش سے جا لگی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔  
 عمران سونیا کی طرف مڑا جو ایک گوشے میں کھڑی کانپ رہی تھی۔  
 اب کیا ہوگا۔ وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں کہہ کر آگے بڑھی۔  
 اب یا تو یہ مرجائے گا یا نہ مرے گا۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسے  
 چھوڑو۔۔۔۔۔ تم مجھے کہاں لے جا رہی تھیں۔  
 جہنم میں۔۔۔۔۔ تم نے بہت برا کیا۔  
 کیا تم نے نہیں سنا تھا وہ مجھے خواہ مخواہ عاشق بنا رہا تھا۔ برداشت کی بھی حد ہوتی ہے۔ تم  
 مجھے گالیاں دو میں برا نہ مانوں گا۔۔۔۔۔ مگر عاشق۔۔۔۔۔ ارے توبہ توبہ۔۔۔۔۔  
 عمران اپنا منہ پیٹنے لگا اور سونیا پوریشن پر جھک پڑی جو آنکھیں بند کئے پڑا گھرے  
 سانس لے رہا تھا۔  
 تم وقت برباد کر رہی ہو سونیا۔ میں تمہیں صرف تین منٹ اور دے سکتا ہوں۔ چوتھے  
 منٹ پر کیپٹن فیاض کو فون کر دوں گا۔  
 مگر تم نے جو یہ مصیبت کھڑی کر دی ہے۔ سونیا نے بے ہوش آدمی کی طرف اشارہ کیا۔  
 اس کی فکر تم نہ کرو۔۔۔۔۔ ہوش میں آتے ہی یہ چپ چاپ اٹھ کر یہاں سے چلا جائے  
 گا۔

اور پھر سونیا کارنر کو کسی نئے طوفان کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑے گا۔



Released on 2008

Page 24



اس کا نام کیا تھا۔ عمران نے پوچھا۔

راجن۔۔۔۔۔ لیفٹیٹ راجن۔ وہ ان دنوں شہر میں موجود نہیں تھا۔ اس نے میمی کی

موت کی خبر سنی۔۔۔۔۔۔ یہاں آیا۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بھی ملا۔ ہم دونوں ایک

تم نے اس پر ان چھ آدمیوں کے نام ظاہر کر دیئے ہوں گے۔

ہرگز نہیں۔ میں مزید کشت و خون نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ راجن انہیں شارع عام پر گولی

مار دیتا۔ وہ ایسے ہی شکھے مزاج کا آدمی تھا۔

اس کے بعد بھی پھر کبھی اس سے ملاقات ہوئی تھی۔

نہیں میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا۔ آخری بار سن 43 عیسوی میں مجھے اطلاع ملی تھی

کہ وہ مشرق بعید کے محاذ پر بھیج دیا گیا ہے۔۔۔ پھر اس کے بعد سے اس کے متعلق میں آج تک

تم ان چھ آدمیوں کو بلیک میل کرتی رہی ہو۔ عمران نے پوچھا۔

یہ سراسر بہتان ہے۔ میں کبھی کسی گندے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی۔

تم نے اس زمانے میں پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی۔

سونیا خاموش ہی رہی۔ اب وہ اس بے ہوش آدمی کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے جسم

کون ہے یہاں جو تمہیں بچا سکے۔ عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا دانت پیس کر

میں گلا گھونٹ کر مار ڈالتا ہوں۔ عمران کے لہجے میں بیدردی تھی۔ تمہارے دس آدمی بھی

میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ سمجھیں۔۔۔۔۔ بس اب شروع ہو جاؤ

عمران نے جیب سے نوٹ بک اور قلم نکال لیا۔

چلو جلدی کرو۔۔۔ مگر اس سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔ میمی کا انتقام کون

اس کے لئے میں کم از کم دس شہادتیں رکھتا ہوں۔ تم اس سے انکار کر کے اپنی گردن نہیں

بچا سکتیں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے کان نہیں کاٹوں گا اور اگلے سال کی شروعات

تک تم پر عاشق ہونے کی بھی کوشش کروں گا۔ وہ بڑی مشکل سے کچھ اگلنے پر آمادہ ہوئی لیکن

ایسے حالات میں لسی بات پر یقین کر لینا ممکن نہیں تھا۔ عمران اس کی باتیں غور سے سنتا رہا اور

کا انداز کچھ اس قسم کا تھا جیسے وہ دونوں دوستانہ طور پر مل بیٹھے ہوں۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ بالکل ٹھیک۔۔۔ عمران آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا اور سونیا اپنی جگہ سے کھسکنے لگی۔ عمران کا چہرہ اسے ڈراؤنا معلوم ہو رہا تھا۔ اچانک عمران نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑ لی۔ سونیا کی ہسٹریائی انداز کی چیخیں اس کے کان پھاڑ رہی تھیں۔ مگر کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اپنی گرفت تنگ کرتا رہا۔ حتیٰ کہ سونیا بے ہوش ہو کر اس کے بازوؤں میں جھول گئی۔ اس نے اسے آہستگی سے ایک طرف ڈال دیا اور سوٹیج بورڈ کی طرف جھپٹا اس پر ایک غیر معمولی قسم کا سوٹیج موجود تھا۔ پھر اسے کمرے سے نکلنے میں آدھے منٹ سے زیادہ وقت نہیں صرف کرنا پڑا۔ باہر کا کمرہ حسب معمول گا کہوں سے آباد تھا۔ عمران نکلا چلا گیا۔

گھر پہنچ کر اسے سرسلطان کا پیغام ملا جس کے مطابق اب محکمہ خارجہ کو کرنل جوزف کی موت سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی تھی۔ اس لئے عمران کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ اس کیس میں الجھا رہے۔ مگر عمران۔۔۔ جواب اس حد تک اپنا ہاتھ ڈال چکا تھا کیسے باز رہ سکتا تھا۔ اس نے کپڑے اتارے اور رات کا کھانا کھائے بغیر سونے کے کمرے میں آ کر کیپٹن فیاض کے نمبر ڈائیل کرنے لگا۔۔۔ شاید وہ بھی ابھی نہیں سویا تھا کیونکہ کال اسی نے ریسپونڈ کی۔

میں عمران ہوں سو پر فیاض۔ اس نے مغموم آواز میں کہا۔

اوہو۔۔۔ عمران۔۔۔۔۔ کہو مری جان۔ خلاف توقع فیاض کے لہجے میں وہی پرانا

میں خائف تھی ان سے ڈرتی تھی۔ نام تمہارے پاس ہیں۔ ان کی شخصیتوں پر غور کرو۔ کیا پولیس اسے باور کر لیتی۔۔۔ البتہ دوسری صورت میں میں پولیس کی حفاظت بھی نہ حاصل کر سکتی۔ اور شاید میرا بھی وہی انجام ہوتا جو میمی کا ہوا تھا۔ اور وہ بہت اچھی تھی۔۔۔ بہت نیک۔۔۔ وہ اپنا جسم نہیں بچتی تھی اس لئے اس کا یہ انجام ہوا۔

تم بھی ویسی ہی شریف ہو اور نیک ہو۔۔۔ کیوں

میں نے نہیں کہا۔ اگر میں شریف اور نیک ہوتی تو میرے بلاؤز کے گریبان سے آٹومیٹک بندوق کی بجائے گلاب کا پھول نکلتا۔۔۔۔۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف نہ ہوتا۔ مگر اب میں ایسی بری بھی نہیں ہوں کہ بلیک میلنگ جیسا بزدلانہ پیشہ اختیار کروں۔ میں تم پر عاشق ہونا چاہتا ہوں۔

میرا وقت نہ برباد کرو۔ سونیا برا سا منہ بنا کر بولی۔ اگر اسی شہر میں رہتے ہو تو اپنا انجام دیکھ لو گے۔

خیر۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔۔ میں کہیں تمہارے عاشق میں درو دیوار سے سر نہ ٹکراتا پھروں۔۔۔۔۔ اب یہ اپنا ساؤنڈ پروف وغیرہ ہٹاؤ۔۔۔ میں باہر جانا چاہتا ہوں۔ سونیا اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں۔ عمران نے محسوس کیا جیسے وہ اسے کچھ دیر اور روکنا چاہتی ہو۔ شاید اس کا خیال درست بھی تھا۔

کیونکہ دوسرے ہی لمحے میں سونیا نے اس کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی اور گفتگو



خوب عمران کچھ سوچنے لگا

اب میں تمہیں میسی بڑ فورڈ کو متعلق بتا سکتا ہوں فیاض نے کہا۔

اب ضروری نہیں ہے کیونکہ سرسلطان کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی

لیکن میری دلچسپی تو باقی ہے

مجھے افسوس ہے میں آج کل بے اداس ہوں اس لئے کھانے پینے کے علاوہ کسے اور کسی

چیز سے دلچسپی نہیں رہ گئیو ایسے میسی بڑ فورڈ کے بارے میں جتنا جانتا ہوں شاید اس کا چوتھائی بھی

تمہارے حصہ میں نہ آیا ہو

کیا جانتے ہو

وہ بڑی حسین تھیں کئی شاعروں نے اس پر نظمیں لکھی تھیں اگر وہ زندہ ہوتی تو اُسکی

شادی اپنے ماموں سے کر دیتا

عمران بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ تمہاری ہڈیاں چور کر دوں

مائی ڈیر۔۔۔۔۔۔ سو پر فیاض تمہارے پاس جو بیش قیمت معلومات ہیں انھیں

اسی وقت کسی

ایسے اخبار کو دے دو جس کا ایڈیٹر تمہارے بوٹ چاٹا ہو اس طرح دو فائدے ہوں

گے۔ ایڈیٹر ممنون ہوگا اور۔۔۔۔۔۔ دوسرا فائدہ پوری قیمت وصول ہونے پر بتاؤں

گا مطمئن رہو

تھا کہ باہر سے کسی نے گھنٹی بجائی فیاض کہ علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ عمران سوچتا ہوا

اٹھا۔۔۔۔۔۔ نشست کے کمرے میں آیا سلیمان پہلے ہی دروازہ کھول چکا تھا اس کی

عادت تھی وہ اُس وقت تک جاگتا رہتا جب تک عمران نہ سو جاتا۔

آنے والا فیاض ہی تھا اس نے بڑی گرمجوشی سے عمران سے مصافحہ کیا اور پیٹھ ٹھوکتا ہوا

بولا

آج کل موٹے ہو رہے ہو

صحت افزائی کا شکر بہمگر اسی وقت دوڑنے کی کیا ضرورت تھی

کافی پیوں گا۔۔۔۔۔۔ تمہاری یہاں کی کافی کا ذائقہ ہی الگ ہوتا ہے

میں اس میں حقہ کا تمباکو ملوا دیتا ہوں عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر سلیمان کو آواز

دی۔ اس سے کافی کے کئے کہہ کر وہ میز پر ٹک گیا۔

میں الجھن میں پڑ گیا ہوں فیاض نے رومال سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

پوسٹ مارٹم کی رپوٹ کے مطابق لاش پر خنجر کا زخم تقریباً اڑتالیس گھنٹے بعد لگایا گیا۔

گویا وہ لاش دو دن پہلے کی ہو سکتی ہے

قطعاً۔

مگر اس کی ظاہری حالت ایسی نہیں تھی

پوسٹ مارٹم کی رپوٹ کے مطابق اسے برف میں رکھا گیا تھا

■ ■ ■

نہیں مجھے ایسے کسی آدمی کا علم نہیں  
کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کام کروں

اترنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔۔۔۔۔ اسے یاد آیا کہ اسکے ماتحتوں میں سینویر دیوار پھاندنے اور رسی کی مدد سے اونچی سے اونچی دیواروں پر چڑھنے میں کافی مشتاق ہیلیکن کرنل جوزف کے متعلق اسے اپنا یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ وہ بھی اسی دیوار کو استعمال کرتا رہا ہوگا۔

عمران نے جیب سے پتلی سی ڈور کا لچھا نکالا اور اسے دوخت کی ایک شاخ میں پھنسا کر نیچے اترتا چلا گیا۔

کچھ دیر تک بھٹکنے کے بعد وہ آخر کار اسی کمرے میں جا پہنچا جہاں اس نے کرنل جوزف کی لاش دیکھی تھی غسل خانے میں تہہ خانے کا راستہ تلاش کرنے میں بھی دشواری پیش نہیں آئی۔۔۔۔۔ واش بیسن کے نیچے ایک غیر ضروری سائینڈل نظر آ رہا تھا جسے گھماتے ہی دیوار میں ایک چارفٹ اونچی اور تین فیٹ چوڑی خلا نظر آنے لگی۔

ٹارچ کی روشنی میں زینے طے کرتے وقت عمران سوچ رہا تھا کہ یقیناً اس کے ماتحت بہت ذہین ہیں اور تہہ خانے کا راستہ یقینے طور پر جولیا ہی نے دریافت کیا ہوگا

پھر وہ کرنل جوزف کے بارے میں سوچنے لگا وہ یقیناً ایک پراسرار آدمی تھا عام آدمیوں کے یہاں تہہ خانے نہیں پائے جاتے۔۔۔۔۔ لیکن آخر محکمہ خارجہ اس میں کیوں دلچسپی لے رہے تھا عمران نے نیچے پہنچ کر ٹارچ سے روشنی ڈالی اور حیران رہ گیا یہاں کی ابترے ظاہر کر رہی تھی کہ یہاں بہت ہی سخت قسم کی جدوجہد ہوئی ہے۔ آدمی یقیناً کئی رہے ہونگے

رات سرد اور تاریک تھی عمران جوزف لاج کے سامنے رک گیا وہ جولیا سے ملی ہوئی معلومات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا جوزف لاج مقفل تھا اسے سرکاری طور پر بند کر دیا گیا تھا اس کے تین نوکر حراست میں تھے۔ یہ تینوں مستقل طور پر جوزف لاج ہی میں رہتے تھے ان کا بیان تھا کہ کرنل جوزف لاش ملنے سے دو دن قبل غائب ہوئے تھے وہ اکثر اسی طرح نوکروں کو مطلع کئے بغیر کئی دن گھر سے غائب رہتا تھا اور پھر کسی صبح وہ اسے خواب گاہ میں سوتا ہوا پاتے گویا کرنل جوزف کی شخصیت بھی کم پراسرار نہیں تھی وہ کس راستے سے گھر میں داخل ہوتا تھا اس کا جواب اس کے ملازم نہیں دے سکتے تھے

عمران عمارت کی پشت پر جا کر اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگا ایک جگہ اسے امکانات نظر آئیں شاید اس کے ماتحت بھی اسی راستے سے اندر گئے تھے یہاں دیوار کے قریب ہی ایک تناور درخت تھا جس کی شاخیں چھت پر پھیلی ہوئی تھیں عمران نے سوچا کہ ممکن ہے کرنل جوزف بھی یہی راستہ استعمال کرتا ہو لیکن درخت کے ذریعے اوپر پہنچنے کے بعد عمران کو یہ خیال ترک کر دینا پڑا کیونکہ یہ چھت نہیں تھی صرف دیوار تھی۔ ایک فٹ چوڑی نیچے اندھیرا تھا اس لئے وہ زمین سے اسکی اونچائی کا اندازہ نہ لگا سکا یہاں سے ٹارچ روشن کرنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا مگر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ وہ دیوار پر لیٹ کر ٹارچ والا ہاتھ نیچے لٹکا دیتا۔۔۔۔۔ اس نے یہی کیا دیوار تقریباً تین فیٹ اونچی تھی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہیں بھی نیچے



-----

Page 31

آپ نے آج کا اخبار دیکھا میرا مطلب ہے میسی بڈ فورڈ کی کہانی  
ہاں بھئی یہ معاملہ بہت دلچسپ ہو گیا ہے  
اور اب محکمہ خارجہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں عمران نے پوچھا۔  
محکمہ خارجہ کو پہلے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھیں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا تھا  
کرنل جوزف آپ کا دوست تھا

ہاں۔۔۔۔۔

دوستی کی ابتدا کیسے ہوئی تھی

مجھے یاد نہیں سر سلطان کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی  
خیر جانے دیکھنے پہلے آپ نے دلچسپی لینی شروع کی پھر مجھے روک دیا کیا آپ اسکی وجہ بتا  
سکیں گے

ضروری نہیں سمجھتا

میں سیکرٹ سروس کے آفیسر کی حیثیت سے پوچھ رہا ہوں۔ عمران کے لہجے میں سختی تھی  
کیا مطلب۔۔۔۔۔

اے تھری زید سیون معاہدے کے کاغذات عمران نے پرسکون اور باوقار لہجے میں کہا۔  
کیا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی اور پھر خاموشی۔۔۔۔۔

ہیلو عمران نے ریسور جھٹکا دیا۔

دوسری صبح کے اخبارات میں خنجر کی کہانی آگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس مجبوظ الحواس  
آدمی کا حلیہ بھی شایع کیا گیا تھا۔ جیسے ایک تھانے کے سیکڈ آفیسر نے میسی بڈ فورڈ کی قبر پر  
روتے اور آہیں

بھرتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فیاض نے صبح ہی صبح عمران کو فون کیا۔  
اب تو تم مطمئن ہونا

ہاں بالکل عمران نے جواب دیا یہ ایک بہت عمدہ پلاٹ ہے اس پر ایک جاسوسی ناول  
لکھوں گا۔ ہیر وکانام کیپٹن فیاض ہوگا اور ہیر وین کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہونا چاہیے  
بکو اس مت کرواگریہ تدبیر بھی کارآمد ثابت نہ ہوئی تو کیا کریں گے  
صبر کریں گے عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ صبر کرنے سے پھیپھڑے مضبوط ہوتے  
ہیں اور زکام کبھی نہیں ہوتا۔

بکو اس نہیں بند کرو گے

کیپٹن فیاض اب اپنی آنکھیں کھلی رکھوا کر اس سلسلے میں کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے  
ضرور مطلع کر دینا عمران نے کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا چند منٹ ٹھہر کر اس  
نے سر سلطان کے نمبر ڈائیل کیے۔

ایس سر عمران اسپیکینگ

کیا بات ہے دوسری طرف سے آواز آئی۔



Released on 2008

Page 33

مگر کچھلی رات آپ نے مجھے قطعی بری الزمہ کر دیا تھا  
اس وقت میں یقیناً غلطی پر تھا بہر حال وہ بھی اس ذہنی کشمکش کا نتیجہ تھا میں صحیح فیصلہ نہیں  
کر سکتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے مگر تم مجھے بتاؤ کہ کاغذات تمہیں کس طرح ملے  
عمران نے تہہ خانہ اور میز کے متعلق بتانا شروع کیا سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے  
آثار تھے۔ انہوں نے عمران کے خاموش ہوتے ہی کہا کیا وہ دونوں شقیں اس کے پاس بھی  
نہیں تھیں ہو سکتا ہے۔ یہی بات ہو ورنہ وہ ابھی تک کسی تیسری طاقت سے اس کی قیمت وصول  
کر چکا ہوتا۔

عمران کچھ نہ بولا تھوڑی دیر کمرے کی فضا پر بوجھل سا سکوت طاری رہا پھر سر سلطان  
بولے ان دونوں شقیں کا ملنا بہت ضروری ہے  
فی الحال ان کاغذات کو سنبھال کر رکھیے۔ میمی بڈ فوڈز کی روح انتقام انتقام چیخ رہی  
ہے۔ کبھی وہ بادلوں سے جھانکتی ہیکھی شفق۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔ افق کیا آپ مجھے  
شفق اور افق کا فرق سمجھا سکتے ہیں

ارے شفق۔۔۔۔۔۔ وہ سرخی۔۔۔۔۔۔ سر سلطان بے خیالی میں  
بڑبڑائے پھر چونک کر عمران کو گھورنے لگے اور ان کے ہونٹوں پر پہلے تو ایک ندامت آمیز  
مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں بولے۔ تم گدھے ہو کام کی بات کرو میں  
الجھن میں ہوں

کاغذات نامکمل ہیں  
جس جگہ سے یہ کاغذات برآمد ہوئے تھے وہاں ان کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا  
ان دو شقیں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی کے ہاتھ لگنا بھی ہمارے لئے اچھا نہیں  
ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم جانتے ہی ہو کہ ان دنوں کیا حالات ہیں۔  
میں جانتا ہوں اور حالات سے فائدہ اٹھانے سے قبل ہی وہ قتل کر دیا گیا تھا مگر کیا یہ  
دونوں شقیں ان کے پاس بھی نہیں تھیں  
میں نہیں جانتا

عمران سر سلطان کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا اس نے چوٹتے ہی پوچھا آپ  
کی جوزف سے دوستی، کاغذات گم ہونے کے بعد سے شروع ہوئی تھی یا اس سے پہلے کی ہے  
بہت پہلے کی بات ہے اور وہ اسی دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی مقصد میں کامیاب ہوا  
تھا مجھے شروع ہی سے اس پر شبہ تھا لیکن تم جانتے ہو کہ اس واقعے کو منظر عام پر لانے سے  
میری کتنی بدنامی ہوتی میں یونہی نجی طور پر اس کے خلاف تحقیقات کروا تا رہا کئی بار اسکی  
ناداستگی میں اس کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی تھی لیکن کاغذات نہیں ملے تھپھر میں نے یہ خیال  
ہی ترک کر دیا تھا کہ اس حرکت میں اسکا ہاتھ رہا ہوگا۔ لیکن جب اس کے قتل کی اطلاع ملی تو  
ایک بار پھر مجھے اندیشوں نے گھیر لیا بہر حال میں ذہنی کشمکش کے عالم میں تھا اس لئے میں نے  
تمہیں جائے واردات پر طلب کیا تھا اور اب سوچتا ہوں کہ میں نے غلطی نہیں کی تھی

تو میں اس کیس کو لینے کے لئے بھی تیار نہیں عمران نے خشک لہجے میں کہا اور برا سامنہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

سر سلطان نے اسے حیرت سے دیکھا لیکن خاموش ہی رہا شاید عمران کا یہ لہجہ ان کے لئے توہین آمیز تھا

جوابات آپ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عمران نے کچھ دیر بعد کہا۔ وہیں سے میری تفتیش کا آغاز ہوگا اور اگر آپ وہ بات بتانے پر تیار نہیں تو میں مجبور ہوں وہ کیا بات ہو سکتی ہے سر سلطان جھپٹ پڑنے کے انداز میں بولے آہاں عمران نے ایک طویل سانس لی اور ہاتھ اٹھا کر درویشوں کے لہجے میں بولا۔ آدمی خواہ فرشتہ ہو جائیو بصورت عورتیں اس پر چھائی رہیں گی

کک۔۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔۔ بکواس۔۔۔۔۔۔

لاحول۔۔۔۔۔۔ سر سلطان جھینپے ہوئے انداز میں ہکلائے اور عمران کی طرف اس طرح دیکھنے لگے جیسے اس نے انھیں کوئی گندی سی گالی دی ہو

کیا کوئی مرد آپ سے حکومت کے راز اُگلا سکتا ہے عمران نے پوچھا۔

تم چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔۔ سر سلطان غصیلے لہجے میں چیخ کر کھڑے ہو گئے۔

فکر نہیں۔۔ عمران اٹھتا ہوا بولا۔ سنجیدگی سے غور کیجئے اس بات پر۔ بہر حال خفیہ

یہ کاغذات اتفاقاً ملے تھے عمران نے اپنی آنکھوں کو گردش دے کر کہا۔  
اگر وہ بھی اتفاقاً مل گئے تو حاضر کر دئے جائیں گے۔

کیا مطلب

کیا میں وہاں ان کاغذات کی تلاش میں گیا تھا عمران نے سوال کیا۔  
پہلے کی بات اور تھی اب یہ کیس تمہارے سپرد کیا جاتا ہے

میں ایسے بے سرو پا کیس کے سلسلے میں کیا کر سکوں گا عمران سوچتا ہوا بولا پھر سر سلطان کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہنے لگا مجھے تفصیل کا علم نہیں ہمیں سمجھتا ہوں کہ اب مجھے سیکرٹ سروس کے چیف کی حیثیت سے کام کرنا ہوگا۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔۔ مصیبت تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں آپ سے جس قسم کے سوالات کروں گا شاید آپ ان کا جواب دینا پسند نہ کریں

میں نہیں سمجھا تم کیا کہنا چاہتے ہو

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دونوں کی دوستی کس بنا پر تھی

اس سے کیا سروکار دفعتم سر سلطان کا بوڈ بگڑ گیا

میں اپنے طور پر سوال نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ یہ سمجھئے کہ سیکرٹ سروس کے چیف نے کاروائی شروع کر دی ہے اور وہ ہر پہلو سے دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے گا

میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا

بدتمیز ہوں۔

اردو میں ضرور بدتمیز ہوں لیکن انگریزی میں اسٹریٹ فاروڈ کہیں گے۔ خیر اس تزکرے کو یہیں ختم کر دیجئے۔ مجھے اس عورت کا نام اور پتہ چاہئے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ۔۔۔ اس کی وجہ۔۔۔ وہی ہو۔۔۔ جو تم سمجھتے ہو۔

ارے میں کچھ نہیں سمجھتا۔ عمران اپنے دونوں کان اینٹھ کر منہ پیٹتا ہوا بولا۔ میں صرف نام اور پتہ چاہتا ہوں۔ اور یہ تو آپ کا دل جانتا ہی ہوگا کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔ آپ مجھے صرف نام اور پتہ بتائیے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہی پوچھوں گا وہ یقنان سب سے پر بحث کرنے والی کوئی عورت ہوگی اور آپ سے کسی بین القوامی مسئلے پر الجھی ہوگی:۔۔۔ اور انے

بات منوانے کے لیے رازدارانہ انداز میں اس خفیہ معاہدے کا تذکرہ کر دیا ہوگا۔

ا ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہی بات ہے۔ سر سلطان بے ساختہ بولے۔۔۔ پھر ان کے

چہرے کا رنگ ندامت سے پھیکا پڑ گیا۔

پرواہ مت کیجئے۔۔۔ آپ بھی ادمی ہس فرشتے نہیں ارے جانب حسن وہ چیز ہے جس نے ہابیل کو ابابیل سے لروا دیا تھا۔۔۔ جی ہاں۔

ہابیل۔۔۔ سر سلطان نے جھینپے ہوئے انداز میں تصحیح کی۔

نہیں صاحب۔۔۔ ابابیل۔۔۔ میں نے برہان قاطع میں یہی لکھا دیکھا ہے یہودیوں کی کتاب کی سند نہیں ہے کیر ہاں تو نام اور پتہ۔

معاہدے کی دو شقیں آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ محکمے کو اس کا علم نہیں ہے کہ معاہدے کے کاغذات دفتر سے باہر بھی گئے تھے۔ کیونکہ آپ نے اسکی نقل فراہم کر لی تھی۔۔۔ آپ خود سوچیے کہ آپ کس پوزیشن میں ہیں، میں یہاں آپ ہی کے مفاد میں کہہ رہا ہوں مجھے اس سے کیا مفاد ہو سکتا ہے۔

عمران دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سلطان سر بولے۔ ٹھہرو ادھر اؤ۔ ابن کی اواز میں کپکپاہٹ تھی۔ عمران پلٹ آیا۔ اور چپ چاپ پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جس پر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ سر سلطان نے کہا۔

میں اس عورت کا نام اور پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں جس سے آپ ین اس معاہدے کا ذکر کیا تھا۔

تم۔۔۔ آپ ک عورت ہی کی بات کیوں کر رہے ہو؟

کیونکہ کرنل جوزف کا سب سے بڑا حربہ عورت ہی تھی۔ کیا اس کے گرد عورتوں کی بھیڑ نہیں رہتی تھی۔ مجھے کہنے دیجئے کہ عورتوں کی وہ بھیڑ ہی آپ دونوں کی دوستی کی محرک ہوئی تھی۔ کیا تم اپنے باپ سے بھی اتنے ہی بے تکلف ہو سکتے ہو؟ سر سلطان جھنجھلا گئے تھے۔

بالکل۔۔۔ بالکل۔۔۔ انہیں میری بے تکلفی ہی تو گراں گزرتی ہے۔ میں نے اکثر ان

سے پوچھا ہے کہ وہ اب تک جوان کیوں ہیں جبکہ والدہ صاحبہ بوڑھی ہو چکی ہیں؟

وہ عورت واپس آئی اور اسے اندر چلنے کو کہا۔ عمران اہستہ اہستہ باوقار انداز میں چلتا ہوا نشست کے کمرے میں آیا۔۔۔ جہاں ایک صوفہ سیٹ اور ایک چھوٹی سی گول میز پڑی تھی۔ دیواریں صاف اور سادگی کا بہترین نمونہ تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی جس کی عمر چھبیس یا ستائیس سے زیادہ نہ ہر ہی ہوگی۔ وہ یقیناً دلکش تھی۔ لیکن یوریشین کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا باپ یا دادا کا نام کرتار ہا ہو۔ جسے انگریزی کا رٹرن بن بیٹھنے کا فکر حاصل وہ گیا ہو۔ ورنہ وہ سو فیصد ایک عیسائی عورت تھی۔

ایڈووکیٹ۔ وہ بڑے دلاویز انداز میں مسکرائی۔ کیا آپ میری کسی دادی یا نانی کی موت کی ک ر لے کر آئے ہیں جس نے کوئی بہت بڑی جائیداد چھوڑی وہ؟ میں آپ کے مستقبل کے لیے ایک بڑا شاندار پروگرام لے کر حاضر ہوا ہوں۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا:

عمران نے اپنے مینٹل میں ہاتھ ڈال کر چار پمفلٹ نکالے اور انہیں اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ مستقبل ہر ایک کا شاندار ہونا چاہیے۔

گلو ریا نے انہیں الٹ پلٹ کر دیکھا اور عمران کو گھر نے لگی عمران سر جھکائے بیٹھا رہا

کر گلو ریا نے کہا۔ تو کسی بیمہ کمپنی کا لٹرچر ہے۔

مس گلو ریا کا ٹر۔۔۔ تھرٹین ریکسٹین اسٹریٹ۔

شکریہ۔ عمران نے اپنی نوٹ بک پر جلدی سے گھسیٹتے ہوئے کہا۔ میں اپنی گستاخیوں کی معافی چاہتا ہوں آپ پھر وہی میرے ایسیر ہیں اور میں آپکا ماتحت۔۔۔ اگر میں اس قسم کی گفتگو نہ چھیڑتا تو زندگی بھر مجھے اس عورت کا نام اور پتہ معلوم نہ ہوتا۔ اب میں خود ہی معلوم کر لوں گا کہ اس کی عمر کیا ہے۔

سر سلطان جھلائے ہوئی انداز میں اٹھ کر اندر چلے گئے۔ اس وقت عمران کے چہرے پر شاندار سنجیدگی تھی۔

عمران کی ٹویسٹر پیکسزٹن اسٹریٹ کی تیرھویں عمارت کے سامنے رک گئی۔ وہ نیچے اتر گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ پھر شاید دو یا تین منٹ بعد اندر سے کسی کی آواز آئی۔ اور ایک ادھیڑ عمر کی دیسی عورت نے دروازہ کھولا۔

کیا بات ہے جناب۔۔۔ اس نے عمران کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مس گلو ریا موجود ہیں؟

:موجود ہیں جناب؟

میرا کارڈ۔ عمران نے جیب سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔ جس پر تحریر تھا رالیں خان ایڈووکیٹ

عورت کا رڈ لے کر چلی گئی۔ عمران سوچ رہا تھا کہ یہ گلو ریا یقیناً کوئی یوریشین عورت ہوگی

تم میری بات بھی تو سنو۔ عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ تمہیں کیا معلوم کہ میں بہت عرصے سے تمہیں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ ا ج ہمت کر کے یہاں چلا آیا۔  
کیا بکواس ہے؟  
تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو۔  
بدتمیز۔

ارے واہ۔۔ کیا میں نے گدھی کہا ہے۔ تم بدتمیز کیوں کہہ رہی ہو۔  
گلو ریادانت پیس کر رہ گئی شاید اس کے یہاں کوئی مرد ملازم نہیں تھا وہ خاموش نہ رہ سکی  
چند لمحے عمران کو گھورتی رہی پھر اٹھتی ہوئی بولی ٹھہر و بتاتی ہوں۔  
بتاؤ گی کیا۔ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تم نے خود ہی اشارہ کر کے مجھے اندر بلوایا تھا تین گھنٹے  
پہلے کی بات ہے۔ اب میں تم سے پوچھتا ہوں کی میرا پرس کیا ہو گیا جس میں ساڑھے تین ہزار  
کے نوٹ تھے تو تم مجھے دھمکیاں دیتی ہو۔  
کیا بکواس ہے۔ گلو ریایچ کر بولی۔  
ساڑھے تین ہزار۔ عمران ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔ میرا پرس تم شوق سے شور  
مچاؤ۔۔ تمہارے پڑوس  
کے داچار آدمی اس بات کی شادت دیں گے کہ میں تین گھنٹے قبل یہاں داخل ہوا تھا اور  
میں اس شہر کا ایک معزز بیوپاری ہوں کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے پڑوسی

جیہاں مچرل انشورنس کمپنی کا۔  
اورا پ۔۔۔ کیاں۔۔۔ اپ ایڈووکیٹ ہیں؟  
نہیں محترمہ میں انشورنس ایجنٹ ہوں۔  
پھرا پ نے دھوکا دینے کی کوشش کیوں کی۔۔۔ ایڈووکیٹ کا کارڈ کیوں بھجوا یا۔  
اوہو پ تو خفا ہو گئیں اسے دھکا نہیں بلکہ حکمت عملی کہتے ہیں۔ اگر میں بحیثیت  
انشورنس ایجنٹ ملنا چاہتا تو اپ کی مزلمہ یہ اطلاع دیتی کہ اپ باہر تشریف لے گئی ہیں۔  
اپ جاسکتے ہیں گلو ریانے برا سامنہ بنا کر کہا۔  
میں یقیناً جاسکتا ہوں کیونکہ میری ٹانگیں کافی مضبوط ہیں مگر یہ میری مرضی پر منحصر ہے۔  
نہیں یہ میرے ملازموں کی مرضی پر منحصر ہے۔  
غلط۔۔ بالکل غلط۔ اس طرح اپ ایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گی کیونکہ میں  
نے اپنے ہر عضو کا الگ الگ بیمہ کر رکھا ہے۔ صرف ناک کی پالیسی چالیس ہزار کی ہے۔ ا  
پ جانتی ہیں کہ ا ج کل ناک پر مکار سید کرنا کتنا فیشن ہو گیا ہے۔  
تم یقیناً کوئی ٹھگ یا اچکے ہو گلو ریایکی اواز بلند ہوئی۔  
اب مجھے سچ مچ حقیقت ظاہر کرنی پڑے گی۔ عمران نے مایوسی سے کاہ۔  
اب سے رات تک پیٹھ حقیقت ظاہر کرتے رہو۔ لیکن تم مجھے الو بنان بیس کامیاب نہیں  
ہو سکو گے۔ میں ابھی پولیسی کو فون کرتی ہوں۔



تمہیں اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ اور ان کی بیویوں کی دلی خواہش ہے کہ تم ی عمارت خالی کر دو۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا گلویرا جھٹکے کے ساتھ صوفے پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے بولی،

دماغ تو بالکل ٹھیک ہے البتہ معدہ عموماً خراب رہتا ہے اناج کل پھر اینڈر ریوز سالٹ کا استعمال شروع کر دیا ہے کچھ ڈکٹروں کی رائے ہے کہ جگر بھی خراب ہو گیا ہے۔ مگر میں اسے تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

تم کیا چہاتے ہو؟ گلویرا نے ہانپتے ہوئے کہا وہ کچھ خوفزدہ سی نظر آ رہی تھی۔

بس یہ کہ مجھ سے روزانہ ایک بار مل لیا کرو ورنہ میں مرجاؤں گا۔

تم جیسا بیہودہ آدمی آج تک میری نظروں سے نہیں گزرا۔

ہائیں کیا مطلب کنسی بیہودگی سرزد ہوئی ہے مجھ سے؟ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

گلویرا فوراً ہی کچھ نہ بولی۔ چند لمحے عمران کو گھورتی رہی پھر اس نے کہا۔ تو کیا پہلے بھی تم مجھ سے مل چکے ہو؟

اگر یہ معلوم ہوتا کہ وہ اس طرح پیش آوے گی تو پہلے ہی مل لیتا خراس میں کیا برائی ہے کہ تم مجھے اچھی لگتی ہو۔ ہو سکتا ہے کچھ دن بعد تم سے عشق بھی ہو جائے۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔

اب تم شاید پھر کوئی دھمکی دو گی۔ میں کہتا ہوں کہ تم کسی دھمکی کو عملی جامہ پہنا کر دیکھو۔  
تم یہاں سے چلے جاؤ۔

اخر کیوں؟ کیا تکلیف پہنچ رہی یہ مجھ سے۔ کیا میں کوئی غیر مہذب آدمی وہں خوبصورت نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں بھی تہی اچھا لگتا ہوں۔

اوہ۔۔۔ شٹ اپ۔۔۔ گلویرا غصے میں پاگل ہو گئی۔ اور اس طرح چیخنے لگی جیسے کسی قسم کا دورہ پڑا ہو۔ اچانک بوڑھی ملازمہ دروازے میں دکھائی دی۔

اوہو عمران نے اس سے کہا۔ کوئی گھبرانے کی بات نہیں تم جاؤ میں ان کی والدہ کے انتقال کی ک رلایا ہوں۔

گلویرا یہ سن کر بالکل پاگل ہو گئی۔ اپنے سر کے بال نوچنے لگی پھر بھوکی شیرنی کی طرح عمران پر جھپٹ پڑی۔۔۔ بوڑھی نوکرانی بوکھلائے ہوئے انداز میں وہاں سے چلی گئی تھی۔

عمران نے گلویرا کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور اسے صوفے پر دھکیلتا ہوا بولا۔ اب کافی جان پہچان ہو گئی ہے اور کسی دوسرے موقع پر ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں رہیں گے۔۔۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔۔۔ اچھا ٹاٹا

اس نے اپنا مینٹل اٹھایا چند لمحے پیار بھری نظروں سے گلویرا کو دیکھتا رہا پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔

انسپیکٹر پرویز کی سانس پھول رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ ٹیکسی سے اتر کر ایک لمحے کے لیے

کوئی بات نہیں ہے جو اسے عام آدمیوں سے الگ کر سکے اس کے جسم پر بہترین قسم کا سیاہ سوٹ تھا سیاہ داڑھی الجھی ہوئی تھی۔۔۔ بال پریشان۔۔۔ اور انکھیں انگاروں کی طرح دہکتی جن سے درندگی اور وحشت آشکار۔۔۔

تم نے تو مصوری شروع کر دی فیاض پھر کلائی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ کام کی بات کرو۔

میں اس کا تعاقب کرتا رہا۔ پرویز ایک طویل سانس لے کر کہنے لگا۔ اور پھر وہیں جا پہنچا جہاں سے اس سیکنڈا فیسر نے اسکا پہلی بار تعاقب کیا تھا۔ یعنی گراؤنڈ ہوٹل۔۔۔ وہ تھوڑی دیر یونہی کھڑا ہال میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کا جائزہ لیتا رہا۔۔۔ پھر اہستہ اہستہ ایک میز کی طرف بڑھنے لگا جہاں دوا دی بیٹھے شراب پی رہے تھے۔ جیسے ہی ان دونوں کی نظریں اس پر پڑیں ان کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ پڑے۔۔۔ حقیقتاً گلاس چھوٹے تھے اور میں نے انہیں اچھلتے دیکھا تھا اور وہ وحشی انہیں خوں خوار نظروں سے گھور رہا تھا پھر وہ آگے بڑھ کر ایک خالی میز پر بیٹھا رہا میں اسکا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اس نے تقریباً پندرہ منٹ میں اپنی چائے ختم کی اور پھر اٹھ گیا۔ میں دراصل اس کی قیام گاہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مگر۔۔۔

کیوں خاموش کیوں ہو گئے؟ فیاض نے ٹوکا۔

مگر میری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ ہو سکتا ہے اسے تعاقب کا علم ہو گیا ہو بہر حال ایک جگہ وہ مجھے ڈاج دے گیا۔ میں ٹریفک کی زیادتی کی بناء پر ایک سڑک نہ پار کر سکا جتنی دیر میں

بھی رکے بغیر فیاض کے بنگلے کی کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیا اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔  
برا مدے میں کھڑے ملازم سے اس نے جلدی جلدی کچھ کہا۔۔۔ اور ملازم اندر چلا گیا لیکن وپاسی میں دیر نہیں لگی۔

اندر تشریف لے چلیے۔ اس نے انسپیکٹر پرویز سے کہا۔

کیپٹن فیاض اس کے اندر پہنچنے سے پہلے ہی ڈائینگ روم میں آچکا تھا۔  
تھہرو۔ وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ پہلے تو تم کچھ دیر خاموش بیٹھ رک اپنی سانسیں درست کر لو۔ پرویز مودبانہ انداز میں اس کا شکریہ ادا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ فیاض ٹوٹنے والی نظروں سے اسکا جائزہ لیتا رہا۔ تقریباً دو تین منٹ تک خاموشی رہی پھر فیاض نے کلائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، کیا بات ہے؟

آج میں نے اس آدمی کا تعاقب کیا تھا جسے میسی کی قبر پر روتے دیکھا تھا۔  
اچھا فیاض کے لہجے میں تمسخر تھا لیکن پھر اس نے سنجیدگی سے پوچھا تم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہو کہ وہی آدمی رہا ہوگا۔

بیان کردہ حلیے کے عین مطابق تھا۔ پرویز نے خفیف سی تکیچا ہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

خیر ہاں۔۔۔ لیکن تعاقب کا انجام کیا ہوا؟

وہی عرض کر رہا تھا وہ مجھے عیسائیوں کے قبرستان کے قریب ملا تھا۔ میں دو دن سے اس کی نگرانی کر رہا ہوں۔ بہر حال۔۔۔ وہ آدمی عجیب ہے وحشت زدگی کے علاوہ اس میں



کہ انے اس ا دمى کو کھو دىا۔

مىں کىا عرض کروں جناب مجھے ٹريفک کے تو انىن پر غصه ا رها ہے۔  
فياض کسى سوچ مىں پڑگىا پھرا هسته سے بولا۔ اگر تمهارا خيال صحيح ه کىه اسے تعاقب کا علم  
هوگىا ہے تو اسے ڈھونڈ نکالنا سان نه هوگا۔

مىں کىا عرض کروں جناب مجھے خود افسوس ہے۔ مگر يه دونوں ا دمى شايد همارى مدد کرسکىں۔  
مجھے يقىن ہے کہ وه اسے پچانتے هىں اور خوف هى کى وجه سے ان کے گلاس چھوٹ پڑے تھے۔  
مىں دىکھوں گا فياض سرهلا کر بولا۔ کل صبح ان کو افس مىں طلب کرو۔

بهت بهتر جناب پرويز يکخت خوش هوگىا گوىا صبح وه ان سے اپنى تو هىن کا بدلہ ضرور لے  
سکے گا۔

اور کچھ

نہىں جناب پرويز اٹھتا هو بولا۔ اب اجازت چاهوں گا۔

اچھا۔ فياض بهى اٹھ گىا۔

پرايوىٹ فون کى گھنٹى سن کر عمران اپنى خوابگاه مىں ا يادوسرى طرف سے جولىا بول رهى تھى  
اس نے کہا۔ ا پکا خيال درست تھا جناب گورىا کا کچھ نه کچھ تعلق سونياز کارنر  
سے ضرور ہے۔

هے نا۔ عمران سرهلا کر بولا۔ کىوں کوئى خاص واقعہ

سرک صاف هوتى وه دوسرى طرف کسى گلى مىں غايب هو چکا تھا۔

پھرا بتم کىا بتانے ائے هو؟ فياض جھنجھلا گىا۔

بهى کہ ان دو خوفزدہ ا دمىوں کے متعلق مىں نے بهترى معلومات حاصل کرلى هىں۔

فياض کچھ نه بولا اور پرويز کہتا رها۔ وه دونوں کرنل جوزف کے گهرے دوستوں مىں سے  
تھے، ان کے نام ميجر اشرف اور کرنل درانى هىں۔ اور يه دونوں هى شهر کے معزز ا دمىوں مىں  
سے هىں۔

هوں تو پھر تم يں ان سے اس ا دمى کے متعلق سوالات کىئے هوں گے۔

جى هاں مىں ان سے ان کى قىام گاه ملا تھا ليکن انھوں نے اس ا دمى متعلق کچھ

بتانے سے انکار کر دىا کىونکہ انھوں اس شکل کے کسى ا دمى کو گراؤنڈ هوٹل مىں نہىں دىکھا  
تھا۔ مىں نے انھىں ان گلاسوں کے گرنے کا واقع ياد دلایا ليکن انھوں نے ميرامزاق اڑا دىا  
کہنے لگے هاں گلاس گرے ضرور تھے مگر ان کى وجه وه نہىں تھى جو مىں نے بيان کى تھى انھوں نے  
بتایا کہ وه دونوں نشے مىں تھے اور نشے کى حالت مىں گلاسوں کے گرانے پرايک ايک هزار  
روپے کى ہارجيت هوگى تھى ان دونوں هى نے اس ا دمى کے تزکرے پرميرامضحکہ اڑاىا۔

پرويز خاموش هوگىا۔

اچھا فياض نے ناخوشگوار لہجے مىں کہا، مىں دىکھوں گا ان مىں مضحکہ اڑانے کى کتنى  
صلاحيت ہے۔ مىں ان دونوں رنگيلے بوڑھوں سے اچھى طرح واقف هوں مگر مجھے افسوس ہے



وہ۔۔۔ ابھی تک کٹھ نہیں میرا خیال ہے بادی النظر  
میں ہم اس کے خلاف کچھ نہیں ثابت کر سکتے۔  
تمہیں ثابت کرنے کے لیے کس نے کہا ہے؟  
اوہ۔۔۔ ببات۔۔۔ یہ ہے۔۔۔ جناب۔  
کیا بات ہے؟

:میں ابھی تک اس کے زریعہ معاش کے بارے میں نہیں معلوم کر سکا۔  
معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

پھر دن بھر وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنے ماتخوں کے فون ریسو کرتا رہا۔۔۔ اسی  
دوران میں کیپٹن فیاض بھی میجر اشرف اور کرنل درانی کی داستان لے کر ٹپک پڑا۔۔۔ اس نے  
اسے شروع سے واقعات بتائے یعنی انسپکٹر پرویز کا کارنامہ پھر بات یہاں تک پہنچی کہ اس  
نے میجر اشرف اور درانی کو افس میں طلب کر لیا۔

مگر وہ دونوں۔ فیاض نے برا سامنہ بنایا خشکی کے گھوڑے ہیں۔ ان سے کچھ معلوم نہیں  
کر سکا لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ اس آدمی کو جانتے ہیں۔  
پکڑ کر بند کر دو عمران نے ہانک لگائی۔  
لیکن میں ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ جانتے ہیں۔  
پرواہ نہ کرو۔ میں بہت جلد ثابت کروں گا۔

تعلق کا علم مجھے بھی نہیں ہے۔ عمران نے جواب دیا۔ بہتیری راز کی باتیں ایکسٹو سے  
بھی پوشیدہ رکھی جاتی ہیں۔ مگر ہمیں اس کی پرواہ نہ ہونا چاہیے بس جو کام ہمیں سونپا جائے خوش  
اسلوبی سے انجام دیں

یقیناً جناب دوسری طرف سے اواز آئی۔

اچھا اب تم اپنا کام دیکھو۔ عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا اس کی پیشانی پر سلوٹیں  
تھیں اور وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

پھر اس نے کیپٹن جعفری کے نمبر ڈائل کیے۔

ہیلو کیپٹن جعفری مجھے پارکر کے متعلق شام کی مکمل رپورٹ چاہیے۔

یس سر۔ دوسری طرف سے اواز آئی۔ وہ گوریا کے مکان سے نکل کر سیدھا سونیا کارنر

پہنچا تھا

پھر۔۔۔

پھر۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ میں وہی سے واپس آ گیا تھا کیونکہ اب پارکر کی واپسی محال

نظر آتی تھی۔۔۔ وہ دراصل اس رستہ پر ان میں رہتا ہے۔

اتنی دیر میں یہ ایک کام کی بات کہی تم نے۔

اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ پارکر کے پیچھے لگے رہو۔ اس کے متعلق اور کیا معلومات بہم

پہنچائیں۔

کرا لجنے لگا۔ وہ اپنے پرائیویٹ فون کا ریسپونڈ کر ڈیل سے ہٹا یا تھا ورنہ شاید فیاض کو بھی اس کا علم ہو جاتا کیونکہ آج اس کے ماتحت بڑی سرگرمی دکھا رہے تھے۔

عمران۔۔۔ فیاض نے بلند آواز میں اسے مخاطب کیا اور عمران چونک کر اسے گھورنے لگا

-

کیا بات ہے بڑے بھائی؟ عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اگر تم نے کچھ کرنا ہی نہیں تھا تو مجھ سے وعدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

میں اب بھیتیا رہوں۔ عمران نے بڑے خلوص سے کہا۔ مگر تم نے تو کہا تھا لڑکی نابالغ ہے

بیس سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔

فیاض نے جھپٹ کر اسکی گردن پکڑ لی اور عمران رو دینے والے انداز میں بولا۔۔۔ چلو

ایسے ہی سہی۔ میں تیار ہوں۔ بلکہ قبول کیا۔۔۔ ارے۔۔۔ کیا مار ڈالو گے۔۔۔ گردن۔۔۔ ا

ہ فیاض اس کی گردن چھوڑ کر جانے کے لیے مڑا۔

ٹھہرو سو پر فیاض۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ شاید کام کی بات گردن ہی میں اٹکی ہوئی تھی۔

فیاض پلٹ کر اسے گھورنے لگا۔

بتاتا ہوں میری جان اب میں نے کام کی بات شروع کی ہے تو تم نے رقیبوں کی طرح ا

نکھیں دکھانی شروع کر دی ہیں۔ ہاں رقیب ہی تو کہتے ہیں اسے جس کی کمر نہیں ہوتی۔

نہیں میں جارہا ہوں۔ فیاض جانے کے لیے مڑا۔ عمران نے جھپٹ کر اسکی کمر پکڑ

پتہ نہیں تم کیا کر رہے ہو۔ مجھے اس طرح تاریکی میں نہ رکھو۔

تاریکی بڑی اچھی تپکیز ہے سو پر فیاض مثلاً کہ اگر تم اندھیرے میں کسی کو انکھ مارو تو وہ قطعی برا نہیں مانے گا تضرع کر کے دیکھ لو۔

تم پر ہر وقت لعنت بھیجنے کو جی چاہتا ہے۔ فیاض چڑ گیا۔

بزریعہ ڈاک بھیجا کرو میں بعض اوقات گھر پر موجود نہیں ہوتا ویسے آج کل تمہاری جو

اسٹینو ہے اس کی عمر بتاؤ۔ تاکہ میں اسے پچیس سے ضرب دے کر اپنا سر پھوڑوں یا تمہاری بیوی

کی

۔ زندگی کا بیمہ کروادوں۔

تم کام کی بات نہیں کرو گے؟

نہیں دو ستمیں اب اس کام سے بری طرح اکتا گیا ہوں۔ اب کوئی دوسرا دھندا شروع

کروں گا۔۔۔ ویسے کیا خیال ہے تمہارا اگر میں مچھلیوں کی اڑھت کر لوں۔

عمران بوریٹ مت پھیلاؤ۔ فیاض نے بیزی سے کہا۔

بوریٹ تم پھیلا رہے ہو یا میں؟

اچھا تو میں جارہا ہوں۔

ٹاٹا۔۔۔ عمران نے دونوں ہاتھ ہلائے لیکن فیاض بیٹھا ہی رہا۔

میں نے فرض کر لیا کہ تم چلے گئے۔ اس نے بڑے سنجیدگی سے کہا اور کرس پر اکڑوں بیٹھ

لیکن میمی کے متعلق ہم میا معلوم کریں گے۔ فیاض نے پوچھا۔  
یہی کہ اس نے پیدائش سے لے کر مرنے تک کتنے انڈے دیئے تھے۔ عمران جھنجھلا گیا  
اور فیاض کو بیساختہ ہنسی آ گئی۔  
یار فہاض تم کسی قابل نہیں ہو۔  
چلو بکواس بند کرو میں سونیا سے ملوں گا۔  
جاؤ بس اب چلے ہی جاؤ ورنہ میں پہلے خودکشی کروں گا اور پھر تمہیں گولی مار دوں گا۔  
فیاض ہنستا ہوا چلا گیا۔  
تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کی کال ریسیو کی جو کہہ رہی تھی۔ جانب وہ ایک نئی  
خبر۔۔۔ ہو سکتا کہ اپ اساس سے فائدہ اٹھا سکیں۔  
کیا خبر ہے؟  
پارکر اور گوریو کے درمیان جھگڑا ہو گیا ہے۔۔  
کہاں؟  
منٹو پارک میں دونوں کسی مسئلے پر الجھ پڑے تھے پھر ہاتھ پائی کی نوبت آتے آتے رہ گئی  
وہ دونوں ہی غصے می بھرے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گئے۔  
تم اس کے بعد بھی گوریو کا تعاقب کرتی رہی ہوگی۔ عمران نے پوچھا۔  
جی ہاں وہ وہاں سے گھر ہی آئی تھی۔

لی اور پھر شرمندگی ظاہر کرتا ہوا بولا۔ لاجول ولا قوۃ کمر تو ہے یار۔ میں خواب خواہ تمہیں  
رقیب سمجھ بیٹھا۔  
میرے پاس وقت نہیں ہے فضول باتوں کے لیئے۔ فیاض غرایا۔  
میمی بڈ فورڈ کے متعلق ایک عورت تمہیں بہت کچھ بتا سکے گی۔ وہ اس کی ہم پیشہ تھی۔  
کون ہے؟  
سونیا۔۔  
ارے تو کیا وہ انگلینڈ کی ملکہ ہے۔ فیاض جھنجھلا گیا۔ یا مجھے شہر بھر کی عورتوں کے پتے  
زبناں یاد ہیں۔  
خفا مت ہو پیارے۔۔۔ تھرٹین اسٹریٹ اور زیرو روڈ کے چوراہے پر سونیا کارنر ہے  
تمہیں سونیا وہیں ملے گی۔  
تم اس سے مل چکے ہو؟ فیاض نے پوچھا۔  
مل چکا ہوں۔ لیکن اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ تمہاری بات اور ہے تم ایک سرکاری افسر  
ہو۔ وہ تمہاری مونچھیں ہی دیکھ کر خوفزدہ ہو جائے گی مگر ٹھہرو وہ چالاک عورت ہے کبھی یہ تسلیم  
نہیں کرے گی کہ میمی بڈ فورڈ سے اسکی جان پہچان تھی۔ لہذا غور سے تفصیل سن لو۔ جن دنوں  
میمی ٹیٹاپ کلب میں رقاصہ تھی۔ انہیں دنوں سونیا گراؤنڈ ہوٹل میں ملازم تھی۔ وہ بھی رقاصہ ہی  
تھی۔ ان دنوں میں گہری دوستی تھی۔ اور دونوں ایک دوسرے کی راز دار تھیں۔

مہربانی ہے۔۔۔ اچھی۔۔۔ آپ ہی سے تو سیکھا ہے۔

اچھا شکریہ۔ عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

اب عمران کے لئے ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ ابھی تک اس نے اس کیس کی کڑیاں جس انداز میں ترتیب دی تھیں۔ اس میں یک بیک خامیاں نظر آنے لگیں۔ گوریلا کی موت کا کیا مقصد ہو سکتا تھا اور پھر پارکر۔۔۔۔۔ آخر اسے گوریلا کی موت یا زندگی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ جھگڑا کس بات پر ہوا تھا۔ اسی جھگڑے کی بناء پر پارکر نے اسے مار ڈالنے کا پروگرام بنایا تھا۔ ایسی صورت میں بنائے مختصمت لازمی طور پر کوئی خاص اہمیت رکھتی ہوگی۔

چھ بجے شام کو عمران نے فلیٹ چھوڑ دیا۔ اسے ہر حال میں گوریلا کی حفاظت کرنی تھی۔ کیونکہ اس کے اپنے خیال کے مطابق وہ اس کیس میں خاصی اہمیت رکھتی تھی۔

اس نے اپنی ٹوسیٹر چیری بلوسم کی کمپاؤنڈ میں کھڑی کر دی۔ لیکن نیچے نہیں اتر۔۔۔ گاڑی ہی میں بیٹھا رہا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔ ٹھیک ساڑھے سات بجے اسے پورچ میں گوریلا نظر آئی وہ تنہا تھی اور پورچ سے گزر کر اندر جا رہی تھی اس سے شاید دس یا بارہ گز کے فاصلہ پر جولیا نافٹرواٹر موجود تھی اسے عمران نے آج رات کی سازش کے متعلق مطلع نہیں کیا تھا ویسے اس کا خیال تھا ممکن ہے کیپٹن جعفری نے اسے آگاہ کر دیا ہو۔

وہ گاڑی سے اتر کر جولیا کی طرف بڑھا اور قبل اس کے کہ وہ بھی ہال میں داخل ہو جاتی

اچھا شکریہ عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

اب اسے کیپٹن جعفری کی رپورٹ کا انتظار تھا کیونکہ وہ بھی منٹو پارک میں کہیں نہ کہیں موجود رہا ہوگا۔ عمران نے اسے پارکر کے پیچھے لگایا تھا۔

ادھے گھنٹے بعد جعفری کا پیغام بھی موصول ہوا۔۔۔۔۔ اس نے بھی منٹو پارک والے جھگڑے کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔ پارکر منٹو پارک سے چیری بلوسم پہنچ وہاں اس نے اور ہارٹڈ نے گوریلا کو ختم کر دینے کا پروگرام بنایا۔۔۔۔۔ آج وہ چیری بلوسم ضرور جائے گی کیونکہ آج وہاں سال کا پہلا قرض ہوگا۔ وہ چیری بلوسم کی مستقل گاہک ہے بہر حال آج اسے وہاں شراب میں زہر دیا جائے گا۔ رات کو ڈیوٹی پر وہ ہارٹڈ نہیں رہے گا سازش میں شریک ہے بلکہ دوسرا ہوگا اور گوریلا کی موت کی تمام ذمہ داری اس پر پڑے گی۔۔۔۔۔ حالانکہ اس بیچارے کے فرشتوں کو بھی اس سازش کا علم نہ ہوگا۔ گوریلا غالباً پہلے ہی میز مخصوص کراچی ہے اس میز پر سرو کرنے والا ویٹر بھی سازش میں شریک ہوگا یعنی شراب میں وہی زہر ملائے گا

تب تو ویٹر گرفت میں آجائے گا۔ عمران نے کہا۔

نہیں جناب ایسے حالات پیدا کیئے جائیں گے کہ پولیس اس پر صرف شبہ کر کے رہ جائے گی میرا خیال ہے کہ انہی حالات کے تحت ہارٹڈ بھی زد میں نہ آ سکے گا۔

میں سمجھ گیا۔۔۔ اچھا میں دیکھ لوں گا جعفری تم لوگوں کی مستعدی سے میں بہت خوش

ہوں۔



گلور یا اسے دیکھ کر چونک پڑی۔ وہ اسے پہلی ہی نظر میں پہچان چکی تھی۔  
میں بغیر اجازت بھی بیٹھ سکتا ہوں۔ عمران اس کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔ گلور یا حیرت  
سے منہ کھولے بیٹھی رہی پھر یک بیک اسے غصہ آ گیا۔

کیوں شامت آئی ہے۔ یہاں میں تنہا نہیں ہوں۔ اس نے دانت پیس کر کہا۔  
میری موجودگی میں تم کبھی تنہائی نہیں محسوس کر سکتیں۔  
گلور یا چند لمحے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی رہی پھر نہ جانے کیوں یک بیک  
نارل ہو گئی۔ دوسری طرف جولیا ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھی انہیں حیرت سے دیکھ رہی  
تھی۔ عمران نے گلور یا سے کہا۔ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ پار کر تمہیں معاف کر دے گا۔  
کیا مطلب۔ گلور یا یک بیک چونک کر اسے گھورنے لگی۔

پرواہ مت کرو۔ وہ تمہارا بال بھی بیک نہیں کر سکتا۔ عمران سر ہلا کر بولا۔ اب مجھ سے اس کا  
مطلب بھی نہ پوچھ بیٹھنا۔ بعض اوقات ایک ہی چیز میں کئی آدمی دلچسپی لینے لگتے ہیں لیکن یہ  
ضروری نہیں کہ ان میں سے ہر ایک خود غرض ہو۔ پار کر تو اپنا مطلب نکل جانے کے بعد تمہیں  
قتل بھی کر سکتا ہے۔۔۔ لیکن میں۔۔۔ خیر جانے دو تمہیں یقین نہ آئے گا۔۔۔ ویسے  
یہاں اس وقت تمہاری زندگی خطرے میں ہے۔ اگر آج تم نے یہاں کوئی کھانے یا پینے کی چیز  
طلب کی تو تمہیں وصیت کرنے کا بھی موقع نہیں مل سکے گا۔  
تم نہ جانے کیا بک رہے ہو۔ گلور یا نے خوفزدہ سی آواز میں کہا۔

اس کے برابر ہو گیا۔  
سوئیس لڑکیاں والے بڑا اچھا ناچتی ہیں۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور جولیا چونک کر  
مڑی۔۔۔ پھر چلتے چلتے رک گئی۔

چلتی رہو۔ میں نے سنا ہے کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔  
تم کس چکر میں ہو۔ جولیا نے برا سامنہ بنا کر پوچھا۔  
یہ ثابت کرنے کے چکر میں ہوں کہ دو اور دوساڑھے تین ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی  
دائرے کا قطر برابر دوساڑھے تین زاویہ قائمہ کے۔۔۔ یعنی کہ ہمبگ۔۔۔

مجھے علم ہے کہ سر سلطان نے تمہیں کرنل جوزف کی لاش دکھائی تھی۔ جولیا مسکرائی۔  
لیکن میں نے اس کی قبر کھودنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ ویسے کیا میں پوچھ سکتا ہوں  
کہ تم گلور یا کا رٹر کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو۔ میں کئی دنوں سے تمہیں اس کے تعاقب میں دیکھ رہا  
ہوں۔

تمہیں اس سے کچھ سروکار نہ ہونا چاہیے۔ جولیا نے کہا اور آگے بڑھ جانے کی کوشش  
کرنے لگی۔۔۔ لیکن عمران بھی اپنی رفتار تیز ہی کرتا رہا اور وہ اس سے آگے نہ بڑھ  
سکی۔

گلور یا ہال میں پہنچ کر ایک میز پر قبضہ کر چکی تھی اور وہ اب بھی تنہا تھی۔ دفعتاً عمران جولیا  
کے آگے بڑھ گیا۔ وہ تیر کی طرح گلور یا کی میز کی طرف جا رہا تھا۔



اس کی میز سے اٹھ گیا لیکن وہاں سے ہٹتے وقت اس نے پھر کہا۔ مرنے سے پہلے مجھے ضرور یاد کر لینا ٹاٹا۔ وہ اس سے دور ایک خالی میز پر جا بیٹھا جس پر ریزرویشن کی تختی نہیں تھی۔ اس نے جو لیانا فٹرواٹر کی طرف دیکھا جو اسے کینہ توڑ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ عمران نے لا پرواہی سے اپنے شانوں کو جنبش دی اور گلو ریا کی طرف دیکھنے لگا۔ جس کی حالت بہت ابتر نظر آ رہی تھی۔ کبھی وہ کرسی کی پشت سے ٹک جاتی اور کبھی میز پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھک جاتی۔ ویسے اس کی نظریں اب بھی عمران پر تھیں۔ دفعتاً اس نے عمران کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ عمران آٹھ کر پھر اس کی میز پر آ گیا۔

تم کون ہو۔ گلو ریا نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔  
میں کوئی بھی ہوں۔ لیکن اچھا آدمی نہیں ہوں۔ سخت کالر اور بے داغ قمیض کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ میں کوئی شریف آدمی ہوں۔ اگر شریف آدمی ہوتا تو تم جیسی عورتوں سے مجھے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ میں تمہارے گندے کھیل سے بخوبی واقف ہوں اور اس میں برابر کا حصہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ سمجھیں۔ میں کرنل جوزف نہیں ہوں کہ آسانی سے قتل ہو جاؤں۔  
تم کیا چاہتے ہو۔

یہی کہ اپنی زبان بند رکھو۔ پارکر سے تمہاری حفاظت کا ذمہ میں لیتا ہوں۔  
میں اپنی زبان کس معاملے میں بند رکھوں۔  
یہ تم اچھی طرح جانتی ہو۔۔۔۔۔ اور سنو گلو ریا کارٹر۔ میں پارکر بھی نہیں ہوں۔ پارکر

تم مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپا سکتیں۔۔۔ میں تمہارے متعلق تازہ ترین اطلاعات رکھتا ہوں  
کیا یہ غلط ہے کہ منٹو پارک میں تم پارکر سے لڑ گئی تھیں۔  
گلو ریا کچھ نہ بولی۔۔۔ عمران نے کہا۔ تم خوب اچھی طرح جانتی ہو کہ تمہارے ایک اشارے پر پارکر کی گردن پھنس سکتی ہے۔ پھر تم اتنی احمق کیوں ہو کہ آج کے جھگڑے کے بعد بھی گھر سے تنہا نکل پڑیں۔

گلو ریا کا چہرہ زرد ہو گیا اور وہ اپنے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر بار بار زبان پھیرنے لگی اس کی سانسیں تیزی سے چل رہی تھیں۔

تم یہاں خطرے میں ہو۔ لیکن پارکر مجھ سے زیادہ نہیں ہے۔  
تم کیا چاہتے ہو۔ گلو ریا نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔  
فی الحال تمہیں یہاں سے بحفاظت تمام نکال لے جانا۔ کیا تم مجھ پر اعتماد کرو گی۔  
گلو ریا نے جواب نہیں دیا۔ وہ زیادہ سہمی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔  
اوہ۔۔۔۔۔ یہاں تمہیں قرون وسطیٰ کے خوفناک جلا دنظر نہیں آئیں گے۔ موت  
یہاں کافی کی پیالی یا شراب کے گلاس میں چھپ کر آتی ہے اس لے ان دونوں ہی سے  
اجتناب کرو تو بہتر ہے۔

تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے۔ گلو ریا بڑبڑائی۔  
اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ مر جاؤ۔۔۔۔۔ میرا کیا جاتا ہے۔ عمران نے لا پرواہی سے کہا۔ اور

کسی طرح آزما دیکھو۔

میں پیاس محسوس کر رہی ہوں۔۔۔

یہاں نہیں۔۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔۔۔۔ یہا۔۔۔۔ موت ہے۔

اگر یہ بات ہے۔۔۔ گلو ریا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ تو ہمیں ضرور کچھ نہ کچھ منگوانا

چاہیے۔

یعنی تم مر کر دیکھنا چاہتی ہو۔ عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

نہیں۔۔۔ ہم اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ لیکر اس کا کیمیاوی تجزیہ کرائیں گے۔

احق۔ تم کسی تجربہ گاہ تک زندہ بھی پہنچ سکو گی۔

تم سمجھتے نہیں۔ فرض کرو۔۔۔ میں شراب منگاؤں لیکن اسے پئے بغیر اس کی کچھ مقدار

محفوظ کر لوں۔

ہاں ہاں میں سمجھتا ہوں لیکن تمہیں یہاں سے زندہ جاتے دیکھ کر وہ اپنی اسکیم بدل بھی

سکتے ہیں یعنی کسی دوسرے طریقے سے تمہارا خاتمہ کر دیں۔

تو پھر دوسری صورت میں بھی وہ اپنی اسکیم بدل سکتے ہیں اگر میں نہ پیوں تب بھی۔

شاید انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم یہاں سے کب گئے۔

تو یہ اس طرح بھی ممکن ہے کہ میں شراب طلب کروں اور اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ

لیتی چلوں۔

جیسے میری جیب میں پڑے رہتے ہیں۔ تم پارکر کو بیوقوف بنا سکتی ہو مجھے نہیں۔

میں بالکل نہیں سمجھی۔

ٹھیک ہے۔ کرنل جوزف بہت تجربہ کار آدمی تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر ہی اس کام کے

لئے تمہیں منتخب کیا ہوگا۔

میں کسی کرنل جوزف کہ نہیں جانتی۔

شباباش تم واقعی کام کی ہو۔ وہ بیچارہ بوڑھا سرسلطان اب بھی تمہاری یاد میں آہیں بھر رہا

ہے لیکن اب تم نے اس سے ملنا ہی چھوڑ دیا ہے گلوریا ڈارلنگ۔۔۔

گلوریا ایک بار پھر خوفزدہ نظر آنے لگی۔ اس بار اس کا چہرہ بالکل تاریک ہو گیا تھا۔

کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔

مگر تم چاہتے کیا ہو۔

کچھ نہیں جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے اس کی حفاظت کرو۔۔۔ یہ ہم دونوں کا مشترکہ

برزنس ہے۔

گلو ریا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔ مگر پار کر۔۔۔۔۔

[illegible]

ہوں۔

میں تم پر کس طرح یقین کر لوں۔

سانس لی۔

کیا بات تھی۔ گلوریانے پوچھا۔

ارے کچھ نہیں جناب۔ اکثر لفنگے شریفوں کے بھیس میں آ جاتے ہیں۔ نشے میں لڑ پڑے

تھے۔

کسی کے چوٹ تو نہیں آئی۔ عمران نے کسی رحمدل بیوہ کے سے انداز میں پوچھا۔

نہیں جناب۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا۔۔ عمران سر ہلا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

ٹھہرو۔۔ گلوریانے ویٹر کو روک کر کہا۔ میں شاید جلدی ہی اٹھ جاؤں گی۔ بل لیتے آؤ

-

بہت بہتر جناب۔ ویٹر چلا گیا۔

گلوریانے جلدی سے اپنا وینٹی بیگ اٹھایا اور اس میں سے سینٹ کی ایک خالی شیشی

نکالی۔ عمران بغور اس کے ہاتھوں کی حرکتیں دیکھتا رہا۔ وہ یقیناً ایک چالاک اور پھر تیلی عورت

تھی۔ دوسرے ہی لمحے میں شیشی شیری کے گلاس میں تھی۔ شاید ہی آس پاس کے کسی آدمی کو

اس کا احساس ہو سکا۔ پھر اس نے بھنوں کے بال نوچنے کی چمٹی گلاس میں ڈال کر شیشی نکال

بھی لی۔ پھر رومال میں رکھ کر اس کی کاک لگائی اور رومال سمیت وینٹی بیگ میں ڈال لی۔

گلوریا۔ عمران ایک طویل سانس لیکر بولا۔ واقعی اگر تم ہمیشہ کے لئے میری دوست ہو جاؤ

چلو۔۔۔ یہی کرلو۔۔ میں سمجھ گیا۔ تم میرے بیان کی تصدیق کرنا چاہتی ہو۔

یہی سمجھ لو۔ گلوریانے لاپرواہی سے کہا۔ میں حق بجانب ہوں۔ کیونکہ یہ صرف ہماری

دوسری ملاقات ہے۔

ہزارویں ملاقات بھی آدمی کا دل صاف نہیں کر سکتی۔ کیا پارکر ان دنوں تمہارے لئے

اجنبی تھا۔

گلوریا کچھ نہیں بولی۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً اس نے ایک ویٹر کو اشارہ کیا۔ پھر

اس کے قریب آنے پر شیری کے لئے آ رڈر دیتی ہوئی بولی۔۔۔ یہیں لاؤ۔۔۔

یہ نمبر بارہ کی میز ہے۔ ویٹر نے ادب سے جواب دیا۔ میں اس سے کہہ دوں گا۔ ویٹر چلا

گیا۔

پھر شاید پانچ ہی منٹ بعد ہال میں یک یک ہنگامہ شروع ہو گیا۔ ایک میز اٹھنے کی آواز

آئی۔ شیشے کے ظروف جھنجھٹا کر ٹوٹے۔۔۔ اور بھیڑ اٹھا ہو گئی۔ لوگ میزوں سے اٹھنے

لگے۔

گلوریا بھی اٹھی لیکن اپنی جگہ ہی پر کھڑی رہی۔۔ عمران البتہ دو چار قدم آگے بڑھا مگر

پھر رک گیا۔ لڑنے والے اتنی دیر میں الگ کر دیئے گئے۔ آہستہ آہستہ حالات پھر معمول پر آ

گئے۔

ویٹر نمبر بارہ گلوریا کی میز کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے ٹرے رکھتے ہوئے ایک طویل

فی الحال تم میرے نام کی پرواہ نہ کرو۔ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اب ہمیں اٹھنا چاہیئے۔

تھیک ہے۔۔۔ اچھا ٹھہرو۔ گلو ریا نے گلاس اٹھا کر ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے کہا اور پھر اسے ٹرے میں رکھ دیا۔ قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ اس نے گھونٹ نہیں لیا تھا۔ گلاس ٹرے میں رکھتے وقت اس نے بڑی صفائی سے تھوڑی سی شراب گرا دی تھی۔

بہر حال پانچ منٹ کے اندر ہی اندر گلاس آدھا رہ گیا۔

پھر یک بیک اس کا سر میز سے جا لگا۔ عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر اسے سیدھا کرنے لگا۔ قرب و جوار ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

مم۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ گلو ریا سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ رہی۔  
چچ۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔۔ باہر ہوا۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ عمران ہکلا یا۔

اکثر لوگوں نے عمران سے پوچھنا چاہا اور وہ سب کو ٹالتا ہوا گلو ریا کو سہارا دیکر باہر لے جانے لگا۔ ویٹر نمبر بارہ لپکتا ہوا ان کی طرف آیا۔

کیا بات ہے جناب۔ اس نے پوچھا۔

یک بیک طبیعت خراب ہو گئی۔ عمران اس کے ہاتھ میں کچھ نوٹ ٹھونستا ہوا بولا۔ واپس آ کر حساب کروں گا۔

تو میں ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دوں۔

جواب میں گلو ریا مسکرائی۔۔۔۔۔ لیکن سراسمگی کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر پائے جاتے تھے۔

اب کیا خیال ہے۔ اس نے پوچھا۔

تھوڑی تھوڑی شراب ٹرے میں گراتی جاؤ۔ حتیٰ کہ گلاس آدھا ہو جائیے۔ پھر میں تمہیں سہارا دیکر یہاں سے نکال لے چلوں گا۔۔۔۔۔ تمہارا انداز کچھ اس قسم کا ہوگا جیسے تمہیں بالکل ہوش نہ ہو۔

ہم۔۔۔ گلو ریا آنکھیں بند کر کے ہنسی اور آہستہ آہستہ پلکیں اوپر اٹھائے ہوئے پوچھا۔  
تمہارا نام کیا ہے۔

ایآئی۔۔۔۔۔ ڈھمپ۔

ڈھمپ۔۔۔۔۔ یہ کیا بلا ہے۔

میں دراصل نسلاً پرتگالی ہوں۔

مگر شاید پرتگال میں بھی اس قسم کے نام نہیں ہوتے۔

آہا۔۔۔۔۔ تب تم۔۔۔۔۔ پرتگال کے مشہور ڈھمپ خاندان سے واقف نہیں

ہو۔ تم پرتگال یا پرتگالیوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتیں۔

اونہہ چھوڑو۔۔۔۔۔ گلو ریا نے برا سامنہ بنایا۔ لیکن تم نے مجھے اپنا صحیح نام نہیں بتایا۔



Released on 2008

Page 53





تم جھوٹے ہو۔

ہوسکتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن شاید میں نے خواب میں دیکھا ہو کہ کرنل جوزف کی خواہگاہ والے غسلخانے سے جو راستہ نیچے گیا ہے۔۔۔۔۔ آہا۔۔۔۔۔ وہ راستہ ایک میز تک لے جاتا ہے اور میز کا وہ خفیہ خانہ۔۔۔۔۔ بڑا سہانا خواب تھا گلوریا ڈارلنگ۔ پریوں کے شہزادے نے خفیہ خانے سے کاغذات برآمد کر لیے۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔۔۔  
ٹھہرو۔

نہیں بس۔۔۔۔۔ پھر سہی۔۔۔۔۔ ابھی ہم دونوں بہت دن زندہ رہیں گے۔۔۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔۔۔ انسپکٹر پرویز کا ماتحت سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا۔ کیپٹن فیاض نے عمران کے بتائے ہوئے پتے پر قسمت آزمائی کی تھی۔ یعنی سوئیا کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ بہر حال اب اس کے پاس میجر اشرف اور کرنل درانی کے علاوہ تین نام اور بھی تھے۔

سوئیا کو اس نے اسی دن گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ ان پانچ آدمیوں کے خلاف اسے سلطانی گواہ بنا کر بری کر دیا جائے گا۔ اور اب ان پانچ آدمیوں کی نگرانی ہو رہی تھی۔ کیپٹن فیاض کا خیال تھا کہ اس پر اسرار قاتل پر پہلے ہاتھ ڈالا جائے۔۔۔۔۔ پھر ان پانچ معززین سے نپٹ لیا جائے گا۔ جن کی حیوانیت نے پندرہ سال قبل ایک عورت کی جان لی تھی۔

تم انہیں جانتے ہو۔

نام بنام مگر تمہیں اس موضوع سے دلچسپی نہ ہونی چاہیے۔ تم تو بس کام کی بات کرو۔۔۔۔۔ کاغذات۔  
تم وعدہ کرتے ہو کہ میری حفاظت کرو گے۔  
ابھی اور اسی وقت میرے آدمی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ فون ہے تمہارے ہاں۔  
ہے۔۔۔۔۔

عمران نے اپنے تین ماتحتوں کو فون کیا اور جب وہ فون کر چکا تو گلوریا نے کہا۔ تمہاری آواز کچھ بدلی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی۔

نہیں تو۔۔۔۔۔ تمہیں دھوکا ہوا ہوگا۔۔۔۔۔ اب یہ تین آدمی ہر وقت تمہاری نگرانی کریں گے۔ اس وقت تک ریکسٹن اسٹریٹ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ میں حکم نہ دوں۔  
کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد گلوریا نے کاغذات عمران کے حوالے کر دیے۔ لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا۔ بقیہ کاغذات بھی تمہیں میری مدد کے بغیر نہیں مل سکیں گے مگر ابھی جوزف لاج کی طرف جانا بھی خطرناک ہوگا۔ کیونکہ محکمہ سراغ رسانی والے عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں۔

اوہ۔۔۔۔۔ عمران مسکرایا۔۔۔۔۔ تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ میں کاغذات وہاں سے حاصل کر چکا ہوں۔

گرد گھیرا ڈال رہے تھے جس پر وہ پراسرار آدمی تھا۔ ویسے ایک ایک کانٹیل ہر دروازے پر بھی جم گیا تھا۔

تم چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ کیپٹن فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

یہ کس خوشی میں جناب۔ اس آدمی نے ایک طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔  
تم پر کرنل جوزف کے قتل کا الزام ہے۔ کیپٹن فیاض نے کہا۔ پھر سونیا کی طرف مڑ کر بولا۔۔۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔۔۔ دیکھو لیفٹنٹ راجن یہی ہے۔

ہاں میں لیفٹنٹ راجن ہوں۔

سونیا جو قریب آ چکی تھی بیساختہ بولی۔ نہیں یہ لیفٹنٹ راجن ہرگز نہیں ہے۔  
وہ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑا تھا اور انسپکٹر اس کی جامہ تلاشی لے رہا تھا۔ اچانک اس کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکلی کیونکہ اس نے اس کی پتلون کی جیب سے ایک خنجر برآمد کر لیا تھا۔ جس کے دستے پر تحریر تھا۔ میسی بد فورڈ۔ اور یہ اس خنجر سے مختلف نہیں تھا۔ جو کرنل جوزف کی لاش میں پایا گیا تھا۔

کیا اب بھی تمہیں کرنل جوزف کے قتل سے انکار ہے۔ کیپٹن فیاض نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

قطعی انکار ہے۔ آپ اس خنجر پر نہ جانیے۔ اسے یہیں سے لیا گیا تھا۔ آپ کو اسی کارنر

بہر حال سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی نگرانی کر رہا تھا۔ ٹھیک پانچ بجے شام کو پھاٹک سے ایک ایسا آدمی نکلتا ہوا نظر آیا جس نے اسے بیساختہ چونک پڑنے پر مجبور کر دیا۔ اور یہ بلاشبہ وہی آدمی تھا جس کے لئے محکمہ سراغ رسانی کئی دن سے سرگرداں تھا۔ اس کی ڈاڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ جسم پر سیاہ سوٹ تھا اور آنکھوں میں وحشت۔ وہ گیٹ سے نکل کر فٹ پاتھ سے لگی ہوئی موٹر سائیکل کے قریب آیا اور دوسرے ہی لمحہ میں موٹر سائیکل اسٹارٹ ہو کر سڑک پر فراٹے بھرنے لگی۔۔۔۔۔ سارجنٹ ساجد اپنی موٹر سائیکل کی طرف جھپٹا۔ پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ بھی اس پراسرار آدمی کے پیچھے جا رہا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک تعاقب جاری رہا۔ پھر اگلی موٹر سائیکل تھرٹین اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔ لیکن وہ زیرو روڈ کے چوراہے سے آگے نہیں بڑھی۔ اسے ٹھیک سونیا کارنر کے سامنے روکا گیا تھا۔ ساجد نے اسے موٹر سائیکل سے اتر کر سونیا کارنر میں جاتے دیکھا۔ سونیا کارنر کے سامنے ہی ایک دو فروش کی دوکان تھی۔ ساجد نے وہاں سے انسپکٹر پرویز کو فون کیا اور پھر باہر آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ پراسرار آدمی سامنے ہی بیٹھا شاید چائے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

پھر پندرہ منٹ بعد ہی تھرٹین اسٹریٹ میں دو پولیس کاریں آ کر رکیں۔ جن پر مسلح کانٹیلبل موجود تھے۔ ایک کار میں کیپٹن فیاض اور انسپکٹر پرویز تھے۔ وہ سب سونیا کارنر میں گھس پڑے۔ سونیا کا ونٹر کے پیچھے تھی اور پارکر کا ونٹر ہی پر کھڑا شام کا اخبار دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ دونوں پولیس والوں کو اس طرح گھستے دیکھ کر ششدرہ گئے۔ لیکن پولیس والے تو اس میز کے

میں قتل کیا تھا۔ دراصل تمہارا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا۔ تم تو ان کاغذات کے لئے اس پر تشدد کر رہے تھے۔ تمہیں ایک دوسری تدبیر سوجھی۔ تم لوگ کرنل جوزف کو میسی والے معاملے میں پہلے ہی بلیک میل کرتے رہے تھے۔ نہ صرف اسے بلکہ ان دوسرے پانچ آدمیوں کو بھی اور شاید انہوں نے اب مزید رقومات دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب اگر تم لوگ پولیس کو بھی اطلاع دو تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ لہذا تم نے سوچا کہ کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھایا جائے۔ بس پھر سوچی سمجھی اسکیم کے تحت تم نے بڈ فورڈ اسکینڈل کھڑا کر دیا۔ تمہارے ایک آدمی نے وحشیوں کی سی شکل بنا کر سعید آباد پولیس اسٹیشن کے ایک سیکنڈ آفیسر کو عیسائیوں کے قبرستان تک دوڑایا۔ یہ محض اس لئے کہ جب کرنل جوزف کی لاش سے میسی بڈ فورڈ کا نام کا خنجر برآمد ہو تو سیکنڈ آفیسر کی شہرت ہو جائے۔ پھر تم ان پانچوں آدمیوں کو دوسری دھمکی دیکر بڑی بڑی رقومات وصول کرو۔ اور وہ دھمکی یہ ہوتی کہ کرنل جوزف کے قاتل کو ان پانچوں آدمیوں کے

نام بھی بتادیئے جائیں گے۔ تم اس میں کامیاب بھی ہو گئے۔ تم نے ابھی کل ہی ان پانچوں آدمیوں سے پچھتر ہزار روپے وصول کئے ہیں۔ کرنل جوزف کا انجام ان کے سامنے تھا۔ لہذا وہ ڈر گئے اور انہوں نے تمہاری طلب کردہ رقومات فراہم کر لیں۔

یہ سب کھلی ہوئی بکواس ہے۔ پارکر چیخا اور وہ آدمی ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔ پارکر تم بالکل گدھے ہو۔ کیا تمہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ پوسٹ مارٹم کرنے والوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں

میں اسی ساخت کے تقریباً ایک درجن خنجر مل جائیں گے۔  
کیا مطلب۔۔۔۔۔

یہ سونیا اور پارکر سے پوچھیے۔

بکواس ہے۔۔۔۔۔ پتہ نہیں یہ کون ہے اور کیا بک رہا ہے۔ سونیا جھلائے ہوئے  
لہجے میں بولی۔

اوہو پراسرار آدمی بولا۔ تم مجھے نہیں پہچانتیں لیفٹنٹ راجن کو۔۔۔۔۔ جس کی کہانی تمہاری ہی زبانی پولیس تک پہنچی ہے۔ نہیں سونیا اتنی بے مروت اور ظالم نہ بنو۔ آخر تم کیوں مجھے پہچاننے سے انکار کر رہی ہو۔ ہاں کہہ دو میری جان۔ اس طرح تم اور پارکر صاف بچ جاؤ گے۔

کیوں میں نے کیا کیا ہے کہ بچ جاؤں۔ پارکر غرایا۔

تم نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے۔ میں وہ خنجر یہاں سے برآمد کر سکتا ہوں۔

آہا۔۔۔۔۔ تب تو۔۔۔۔۔ بلاشبہ یہ آدمی لیفٹنٹ راجن ہی معلوم ہوتا ہے۔ پارکر نے سونیا کی طرف مڑ کر کہا جس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے آثار تھے۔  
مم۔۔۔۔۔ میں۔ وہ صرف ہکلا کر رہ گئی۔

میری طرف پارکر۔ اس آدمی نے کہا۔ کیا تم نے کرنل جوزف کو ان کاغذات کے لئے نہیں قتل کیا تھا جو اس نے دفتر خارجہ سے چرائے تھے۔ تم نے اسے جوزف لاج کے تہہ خانے

گھاگ۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے کاغذات تمہارے حوالے کر دیئے تو محنت ہی محنت اس کے ہاتھ آئے گی۔

یہ بلیک میلر ہے جناب۔ پارکر نے کیپٹن فیاض سے کہا۔ خواہ مخواہ ہمیں پھنسانا چاہتا ہے۔

ایک رات اس نے ہم پر بڑی زبردستیاں کی تھیں۔

خاموش رہو۔ کیپٹن فیاض نے اسے ڈانٹا پھر عمران سے بولا۔ جو کچھ تم اب تک کہہ چکے ہو اس کے لیے تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟

ثبوت نمبر ایک۔۔ کرنل جوزف کے طے خانے میں ان لوگوں کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔ ثبوت نمبر دو۔ یہاں سے میسی بڈ فورڈ کے نام کے تقریباً ایک درجن خنجر براہ مد کیئے جا سکتے ہیں ثبوت نمبر تین گلو ریا کارٹر جو سلطانی گواہ بھی بن سکتی ہے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کیپٹن فیاض کہ یہ محکمہ خارجہ کا کیس ہے اور مجھے ان دونوں کے وارنٹ محکمہ خارجہ کے توسط سے ملے ہیں کیا تمہیں یا انہیں کہ سر سلطان بھی موقع واردات پر موجود تھے اور انہوں نے مجھے خاص طور سے طلب کیا تھا اس لیے۔ ان وانٹوں پر ایکشن لو ورنہ نتیجے کے زعمے دار تم رہو گے۔

فیاض کا منہ لٹک گیا۔ لیکن وارنٹ دیکھنے کے بعد ان دونوں کے ہتھکڑیاں لگانی ہی پڑن۔ پارکر پیتھاشا گالیاں بک رہا تھا مگر کانسٹیبلوں نے جلد ہی اس کی زبان بند کر دی،

رہتی۔ تم نے لاش کو برف میں رکھ کر اسے سڑنے سے تو بچا لیا تھا لیکن یہ نہ سوچ سکے کہ پوسٹ مارٹم اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کوئی حکیم نبض دیکھتا ہے۔ اور پھر تم نے دوسرا گدھا پن خیر چھوڑو۔۔۔۔۔ دوسرا گدھا پن تو شاید انتہائی ذہین قاتل سے بھی سرزد ہو جاتا۔ وہ ہرگز یہ نہ سوچتا کہ خواب گاہ میں کرنل کے جوتے یا سیلپر موجود ہیں یا نہیں اگر اسے جوتے یا سیلپر نہ ملتے تو وہ مقتول کے شفاف تلواروں میں تھوڑی سی مٹی ہی لگا دیتا۔

تم کون ہے۔ دفعتاً فیاض نے گرج کر پوچھا۔

اس پر اس خط الحواس آدمی نے اپنی ڈاڑھی نوچنی شروع کر دی۔

تم۔ فیاض کا منہ حیرت سے کھل گیا کیونکہ اب اس کے سامنے احمدستان کا شہزادہ عمران کھڑا منہ بسور رہا تھا۔

ارے یہ تو وہی بلیک میلر ہے۔ اچانک سونیا ہسٹریائی انداز میں چیخی۔

اوہ۔۔۔۔۔ تم ہو۔ پارکر دانت پیس کر بولا۔ تم نے اس رات مجھے ذخمی کر دیا تھا۔ لیکن آج میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جاؤں گے۔

گلو ریا کے گھر جاؤں گا۔ جو ابھی تک زندہ ہے۔ چیریز بلوسم کی وہ شراب وہیں رہ گئی تھی۔ چیریز بلوسم کا بارنڈراور ویٹر نمبر بارہ بھی نہیں بچ سکیں گے۔ تمہارے کام کچے ہی ہوتے ہیں پارکر۔ اور ابھی تو تمہیں ان غیر ملکی جاسوسوں کا پتہ بھی بتانا پڑے گا جن کے ہاتھ تم دفتر خارجہ کے کاغذات فروخت کرنے والے تھے۔ کرنل جوزف تم لوگوں سے ڈرتا ضرور تھا مگر تمہارے

بہنوئی۔۔۔

بہنوئی۔۔۔ عمران سر ہلا کر بولا۔ میں اس ا دمی کا بہنوئی عمران سر ہلا کر بولا۔ میں اس ا دمی کا بہنوئی ہو جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن اس نے مجھے گلو ریان کے ساتھ دیکھ لیا۔ لعنت ہے اس پر۔۔۔ اسے ایسے موقع پر منہ پھیر لینا چاہیے تھا۔

تم کرو گے شادی؟ سر سلطان نے مسکرا کر پوچھا۔ ارے اب کیا کروں گا شادی والہ صاحب بیچارے بوڑھے ہونے کا وا ئے ہیں۔ نظر بھی کمزور ہو گئی ہے لہذا میرا سہرا اتنی ڈفائی سے نہ دیکھ سکیں گے جتنی صفائی سے دس سال پہلے دیکھ سکتے تھے۔ اور میں اسے اپنی توہین سمجھتا ہوں کہ کوئی عینک لگا کر میرا سہرا دیکھے۔

ارے کمبخت تو کسی کو چگوڑتا بھی ہے؟

کیا کروں جناب یہ دل ہی ایسا ہے کہ کسی کو نہیں چھوڑنا چاہتا خیر صاحب۔۔۔ ہاں اس غیر ملکی سفارتخانے کے خلاف کیا کروائی ہو سکے گی جو اس معاہدے کا مسودہ خریدنا چاہتا تھا اس کے خلاف فی الحال کوئی کروائی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسودہ وہاں تک پہنچا ہی نہیں۔ اب میں اس قصے کو یہیں ختم کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔ حتیٰ کہ عدالت میں یہ بھی جہ ظاہر ہونے دیا جائے کہ ان کا غزات کی نوعیت کیا تھی۔ اسی میں بہتری ہے۔

عمران خاموش ہو گیا پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔  
تم شروع ہی سے لیفٹیننٹ راجن کارول ادا کرتے رہے تھے؟

گلو ریا کارٹ سر سلطان کے پیر پکڑے رو رہی تھی۔ عمران نے بدقت تمام اسے ہٹایا۔ تمہاری گلو خلاصی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ سلطانی گواہ بن جاؤ۔ عمران نے کہا۔ مجھے کسی بات سے عز نہ ہوگا جناب گلو ریا نے سسکتے ہوئے کہا۔ لیکن عدالت میں تمہارے منہ سے یہ نہ نکلنے پائے کہ اس معاہدے کا تذکرہ سر سلطان نے کیا تھا۔

نہیں عمران صاحب کبھی نہیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔  
تھوڑی دیر بعد وہ محکمہ خارجہ کے ا دمیوں کی نگرانی میں حوالات کے لیے روانہ کر دی گئی۔  
تم نے مجھ پر یہ دوسرا بڑا احسان کیا ہے۔ سر سلطان بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔  
ارے بس جائیے جناب میرا کیرئیر برباد ہو گیا۔ ایک ایسے ا دمی نے مجھے گلو ریا کے ساتھ دیکھا لیا جس کا میں۔۔۔ وہ ہونے کا ارادہ کر رہا تھا۔  
کیا ہونے کا ارادہ کر رہے تھے؟

ارے۔۔۔ وہ کیا کہتے ہیں۔۔۔ اسے شوہر کی بہن۔۔۔ کے بھائی کے شوہر۔۔۔ بہن شوہر۔۔۔

ہپ بھول گیا۔۔۔ کیا۔۔۔ ہے وہ۔۔۔ ٹوئی۔۔۔ منوئی۔۔۔ مٹا۔ ارے وہ شوہر کو کہا کہتے ہیں؟

بنوئی۔ نہ جانے کیا بسکو اس کر رہے ہو تم۔ سر سلطان مسکرائے۔

اختتام-----The End

جی نہیں سب سے پہلے یہ رول پار کر ہی کے ایک آدمی نے ادا کیا تھا۔ جب میں سو نیا سے ان پانچوں آدمیوں کے متعلق معلوم کر چکا تو میں نے سوچا کہ اس کی تصدیق کر لی جائے۔ لہذا میں نے فیاض کو اس بات پر مددہ کر لیا کہ وہ سعید آباد والے پولیس اسٹیشن کے سیکنڈا فیسروالی کہانی اخبارات میں شائع کرادے۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح میں ان پانچوں آدمیوں کا رد عمل دیکھ سکوں۔ اس کا طریقہ یہی ہو سکتا تھا۔ کہ میں اس پر اسرار آدمی کی سی شکل بنا کر ان کے سامنے آتا میں نے یہی کیا اور مجھے سو فیصد کامیابی ہوئی۔ وہ مجھے دیکھ کر سر اسیمہ ہوئے مگر سو نیا اور اس کے ساتھی پہلے ہی ان سے کچھ تر ہزار وصول کر چکے تھے۔ بہر حال اب شاید کیپٹن بھی نتھنی کرے گا۔

مگر یہ قبر۔۔۔ اور خنجر کا اسکیڈل خوب رہا۔ سر سلطان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ویسے اگر تم نہ ہوتے تو یہ کیس کسی سے سنبھل بھی نہ سکتا مگر یہ تو بتاؤ کہ بڈ فورڈ والی لائن سے کس طرح ہٹ گئے تھے۔

جولیا واٹر نے طے خانے میں انگلیوں کے کچھ نشانات دریافت کیئے تھے اور اس کے ساتھیوں ہی کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ یہیں سے میں نے کیس کے متعلق اپنے نظریات یکسر بدل دیئے۔۔۔ ویسے نظریات بدلنے کے لیے وہ کاغذات ہی کافی تھے۔ وہ خنجر ہی کافی تھا جسے ٹھنڈی لاش میں ٹھونسنا گیا تھا جناب اب اجازت دیجئے

عمران اٹھ گیا نجانے کیوں وہ کچھ اکتایا اکتایا سا نظرا رہا تھا۔